ماہنامہ

# احمدیہ گزٹ کینیڈا

جنوری 2020ء

اپنے ربّ کی حمد کے ساتھ تسبیح کر۔ سورج نکلنے
سے پہلے اور اس کے غروب سے پہلے

سورہ طٰہٰ، 131:20

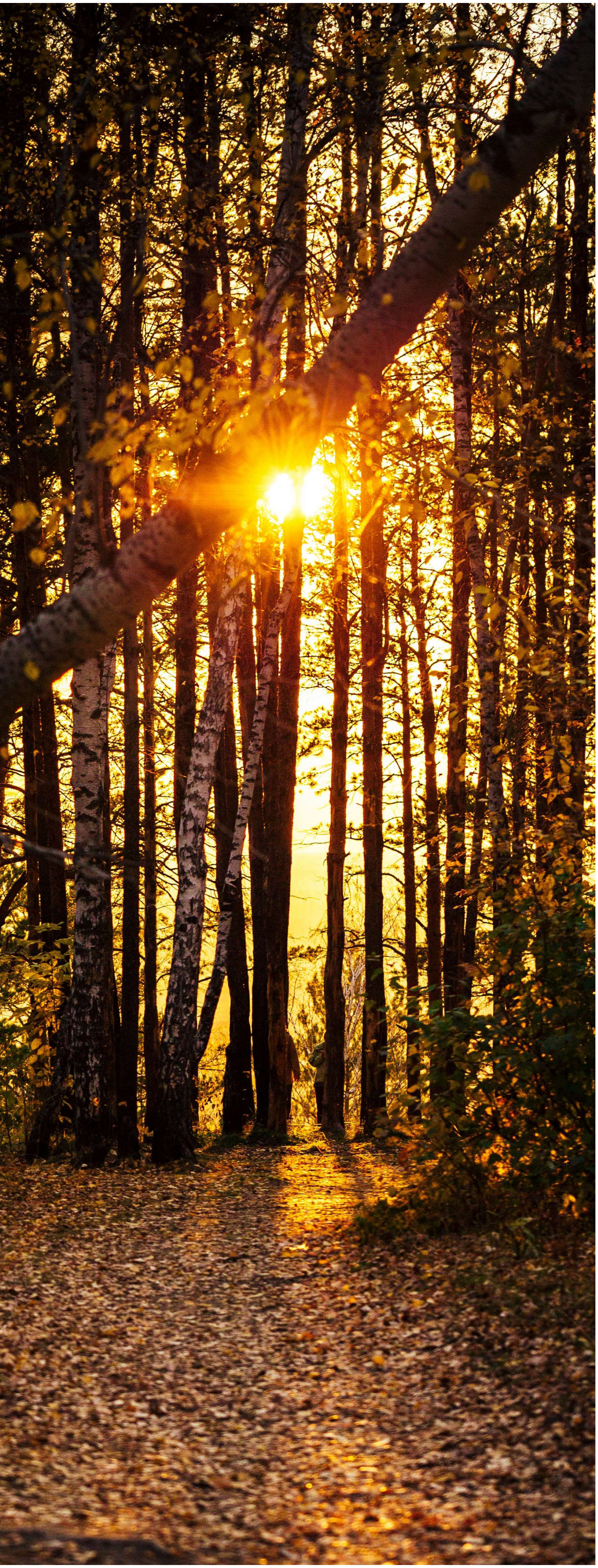

# رسمی مبارکباد کا تو کوئی فائدہ نہیں

## نئے سال کی حقیقی مبارکباد کیا ہے؟

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس اید ہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے :

آج ۲۰۱۹ء کا پہلا جمعہ ہے۔ اس حوالے سے میں تمام دنیا کے احمدیوں کو پہلے تو نئے سال کی مبارکباد دینا چاہتا ہوں ۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور بے شمار کامیابیاں لے کر آئے۔ لیکن ہمیں یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ صرف رسمی مبارکباد کہہ دینے کا تو کوئی فائدہ نہیں ہے۔ نہ ہی رسمی مبارکباد اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے والا بناتی ہے۔ سال کی حقیقی مبارکباد یہ ہے کہ ہم یہ عہد کریں کہ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں ایک اور سال کا سورج دکھایا ہے، اس میں داخل کیا ہے تو اس میں ہم اپنے اندر کی کمزوریوں اور اندھیروں کو دور کرنے کی کوشش کریں ۔ گزشتہ سال میں جو کمیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں ہم یہ عہد کریں کہ ہم انہیں دور کریں گے۔ اپنے اندر پہلے سے بڑھ کر وہ پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کریں گے جس کے حصول کے لئے ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے عہد بیعت باندھا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳ جنوری ۲۰۱۹ مطبوعہ سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ مورخہ ۲۵ جنوری ۲۰۱۹، صفحہ ۵)

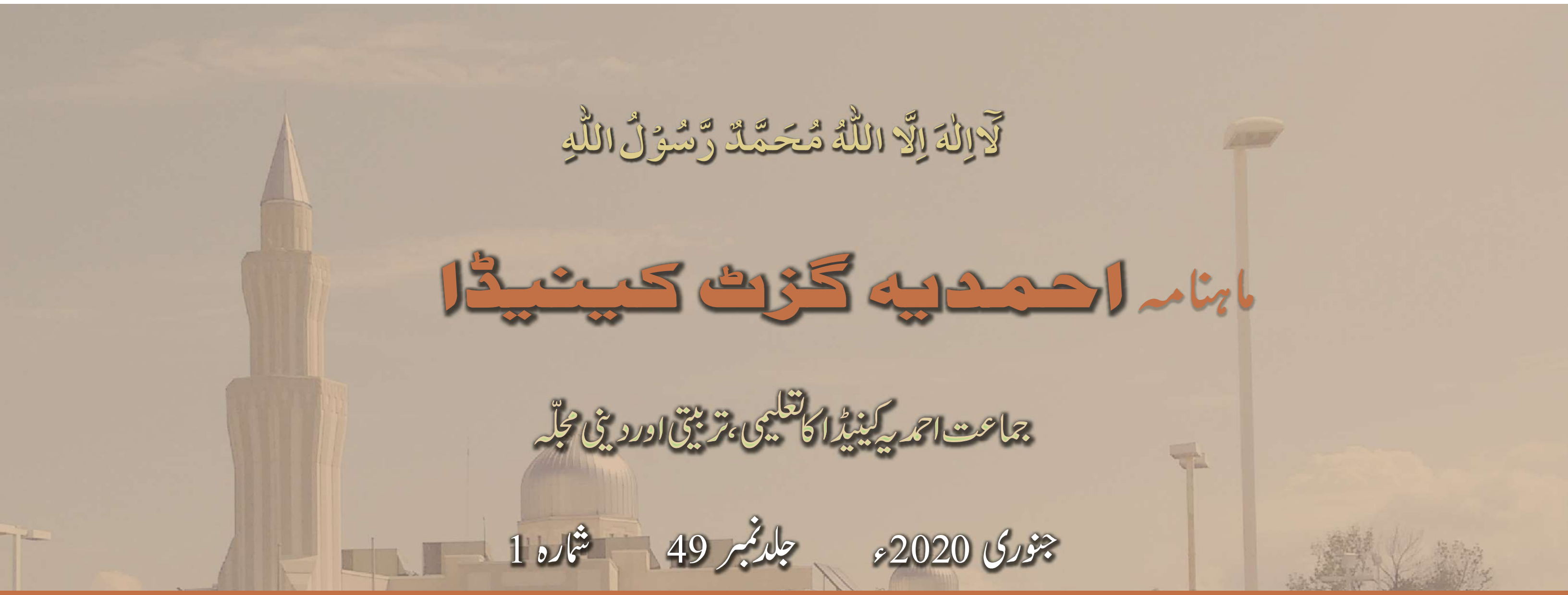


لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

# ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

جنوری 2020ء　　جلد نمبر 49　　شمارہ 1


## فہرست مضامین


| | | |
|---|---|---|
| ☆ | قرآن مجید | 2 |
| ☆ | حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم | 2 |
| ☆ | ارشادات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام | 3 |
| ☆ | سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات | 4 |
| ☆ | آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت سپہ سالارِ اعظم　از مکرم عبدالغفار صاحب | 10 |
| ☆ | نماز | 13 |
| ☆ | پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام اور چین　از مکرم پروفیسر پرویز ہودبھائی صاحب | 14 |
| ☆ | امن کا راستہ: اقتصادی مساوات اور غربت کا خاتمہ　از مکرم طارق حیدر صاحب | 16 |
| ☆ | نیشنل تبلیغی منصوبہ ایک نظر میں | 18 |
| ☆ | قرآن ہاتھ میں پکڑا ''کافر'' اور تیسری دنیا کی بہبود کا ''فقیر''　از مکرم محمد آصف منہاس صاحب | 19 |
| ☆ | جامعہ احمدیہ کینیڈا ۔ حفظ القرآن سکول : ایک سہ ماہی رپورٹ　از مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب | 20 |
| ☆ | چھٹی سالانہ قرآن اور سائنس کانفرنس ونمائش　از محمد اکرم یوسف | 23 |
| ☆ | جماعت احمدیہ کینیڈا کی مساعی کا مختصر تذکرہ | 27 |
| ☆ | بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات | 29 |
| ☆ | تصاویر: شعبہ تصاویر کینیڈا | |



**نگران**

ملک لال خاں

امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

**مدیرِ اعلیٰ**

مولانا ہادی علی چوہدری

نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

**مدیران**

ہدایت اللہ ہادیؔ اور عثمان شاہدؔ

**معاون مدیران**

حافظ رانا منظور احمد اور شفیق اللہ

**نمائندہ خصوصی**

محمد اکرم یوسف

**معاونین**

مسعود ناصر، فوزیہ بٹ، غلام احمد عابدؔ

**تزئین وزیبائش**

شفیق اللہ

**مینیجر**

مبشر احمد خالدؔ

**رابطہ**

editor@ahmadiyyagazette.ca

Tel: 905-303-4000 ext. 2241

www.ahmadiyyagazette.ca

# قرآن مجید

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ o

| | |
|---|---|
| وَالشَّمۡسِ وَضُحٰہَا o | قسم ہے سورج کی اور اس کی دھوپ کی۔ |
| وَالۡقَمَرِ اِذَا تَلٰہَا o | اور چاند کی جب وہ اس کے پیچھے آئے۔ |
| وَالنَّہَارِ اِذَا جَلّٰہَا o | اور دن کی جب وہ اس سورج کو خوب روشن کردے۔ |
| وَالَّیۡلِ اِذَا یَغۡشٰہَا o | اور رات کی جب وہ اسے ڈھانپ لے۔ |

(سورۃ الشمس 91:2-5)

# حدیث النبی ﷺ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ، قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَاالنَّاسُ آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا فَذٰلِکَ حِيْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ۔

(سنن ابن ماجه ، جلد سوم۔ کتاب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربھا ۔ نمبر شمار 4068 ، صفحه 474 )

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا کہ وہ فرماتے تھے کہ قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی۔ جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا★ جب وہ طلوع ہوگا تو لوگ اس کو دیکھ لیں گے اور جو شخص اُس وقت ایمان لائے گا اُس کا ایمان لانا اُسے کوئی فائدہ نہیں دے گا کیونکہ وہ اِس سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا۔

★ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ (مجموعہ اشتہارات، جلد دوم، صفحہ 305)

# نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا

’’آخر توحید کی فتح ہے۔ غیر معبود ہلاک ہوں گے اور جھوٹے خدا اپنی خدائی کے وجود سے منقطع کئے جائیں گے۔... نئی زمین ہوگی اور نیا آسمان ہوگا۔ اب وہ دن نزدیک آتے ہیں کہ جو سچائی کا آفتاب مغرب کی طرف سے چڑھے گا۔ اور یورپ کو سچے خدا کا پتہ لگے گا۔ اور بعد اس کے توبہ کا دروازہ بند ہوگا۔ کیونکہ داخل ہونے والے بڑے زور سے داخل ہو جائیں گے اور وہی باقی رہ جائیں گے جن کے دل پر فطرت سے دروازے بند ہیں اور نور سے نہیں بلکہ تاریکی سے محبّت رکھتے ہیں۔ قریب ہے کہ سب ملّتیں ہلاک ہوں گی مگر اسلام۔ اور سب حربے ٹوٹ جائیں گے مگر اسلام کا آسمانی حربہ کہ وہ نہ ٹوٹے گا نہ کند ہوگا جب تک دجّالیت کو پاش پاش نہ کر دے۔ وہ وقت قریب ہے کہ خدا کی سچی توحید جس کو بیابانوں کے رہنے والے اور تمام تعلیموں سے غافل بھی اپنے اندر محسوس کرتے ہیں، ملکوں میں پھیلے گی۔ اس دن نہ کوئی مصنوعی کفّارہ باقی رہے گا اور نہ کوئی مصنوعی خدا۔‘‘

(مجموعہ اشتہارات، جلد 2، صفحہ 304-305)

سنو اب وقتِ توحیدِ اتم ہے
ستم اب مائلِ ملکِ عدم ہے
خدا نے روک ظلمت کی اٹھا دی
فَسُبْحَانَ الَّذِی اَخْزَی الْاَعَادِی

# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے

## ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ اکتوبر 2019ء کے خلاصہ جات

### خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 4/ اکتوبر 2019ء

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 04 اکتوبر 2019 کو جلسہ گاہ، تغی شاتو، فرانس میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کا جلسہ سالانہ شروع ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کو خاص دینی اجتماع قرار دیا ہے۔ پس شاملینِ جلسہ پر یہ واضح ہونا چاہیے کہ ہم یہاں دینی، علمی اور روحانی بہتری اور ترقی کے لیے جمع ہیں۔ اس دور میں جب کہ دنیا خدا تعالیٰ کو بھلا رہی ہے، اور ہر مذہب کے ماننے والے مذہب سے دور ہٹ رہے ہیں، حتیٰ کہ مسلمان بھی صرف نام کے مسلمان ہیں۔ ایسے میں اگر ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق آنے والے اِس زمانے کے امام کو مانا ہے، پھر اس کے بعد اگر ہم اپنی حالتوں میں بہتری کی طرف توجہ نہیں کرتے تو ہمارا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنا ایک ظاہری اعلان ہے جو روح سے خالی ہے۔ ہمارا عہدِ بیعت محض نام کا عہدِ بیعت ہے جسے ہم پورا نہیں کر رہے۔ پھر یہاں جلسے میں جمع ہونا ایک دنیاوی میلے میں جمع ہونے کی طرح ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جلسے کی جو اغراض پیش فرمائی ہیں اگر ان کو سامنے رکھ کر جائزے لیں تو ہم نہ صرف ان تین دنوں کے مقصد کو پورا کرنے والے بن جائیں گے بلکہ شاملینِ جلسہ کے لیے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعائیں ہیں ان کو حاصل کرنے والے اور ان باتوں کو اپنی زندگیوں کا مستقل حصہ بنا کر دنیا و عاقبت کو سنوارنے والے بن جائیں گے۔ جہاں دنیا خدا تعالیٰ اور دین سے دور جا رہی ہے، ہماری نسلیں خدا کے قریب ہونے والی اور دنیا کو خدا کے قریب لانے کا باعث بن رہی ہوں گی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جلسے کی اغراض بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جلسے پر آنے والوں کو یہاں کے ماحول میں رہ کر آخرت کی فکر ہو، خدا تعالیٰ کا خوف، تقویٰ اور نرم دلی پیدا ہو۔ بھائی چارے کی فضا، عاجزی اور انکساری پیدا ہو۔ سچائی پر قائم اور دین کے لیے سرگرم ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس ارشاد کے مطابق ہر فردِ جماعت کو اپنی آخرت کی اِس حد تک فکر ہونی چاہیے کہ دنیاوی چیزیں اس کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہ رکھتی ہوں۔ اس مادی دنیا میں یہ بہت بڑا چیلنج ہے۔ آخرت کی فکر تب ہی ہو سکتی ہے جب خدا تعالیٰ کی ذات پر کامل یقین ہو۔ عقل مند وہی ہے جو عارضی چیز کو مستقل چیز پر قربان کردے۔

ایک مومن کے دل میں اللہ تعالیٰ کی خشیت اس لیے نہیں ہوتی کہ اسے سزا ملے گی بلکہ اس لیے ہوتی ہے کہ میرا پیارا خدا مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ میرے خدا نے میری پرورش کے سامان کیے، اپنی دنیاوی اور روحانی نعمتوں سے نوازا۔ سو اگر میں اس خدا کو سب طاقتوں کا مالک سمجھتے ہوئے اس کی عبادت کا حق ادا کرتا رہا، اس کے اوامر و نواہی کے مطابق زندگی گذارتا رہا، تو اس کی نعمتوں سے حصہ پاتا رہوں گا۔ پس یہی سوچ ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو تقویٰ پر چلنے والے ہیں۔ ان کی محبت اور بھائی چارہ ذاتی اغراض کے لیے نہیں ہوتا بلکہ یہ غریبوں اور مسکینوں کے ساتھ بھی عاجزی کا اظہار کرتے ہیں۔ سچائی پر قائم رہ کر شرک کی طرف لے جانے والے جھوٹ سے اجتناب کرتے ہیں۔

پس ان باتوں کی روح کو ضرورت ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ ظاہری خول نہ ہو بلکہ روح اور مغز ہو۔ ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ اگر بشری کمزوریوں کی وجہ سے ماضی میں ہم سے ان باتوں کے حصول میں غلطیاں اور کوتاہیاں ہوگئی ہیں تو آئندہ ایک نئے عزم کے ساتھ کیا ہم ان نیکیوں کے پیدا کرنے اور ان پر قائم رہنے کے لیے تیار ہیں؟ آج ہم یہ عہد کرتے ہیں کہ ہم دنیا سے زیادہ آخرت کی فکر کرنے والے، خدا کا خوف، اس کی خشیت، اس کی محبت کو ہر چیز پر فوقیت دینے والے ہوں گے۔ اپنے دلوں میں دوسروں کے لیے نرمی پیدا کریں گے۔ آپس میں محبت اور بھائی چارے کو اس قدر بڑھائیں گے کہ یہ محبت اور بھائی چارہ مثال بن جائے۔ سچائی اور قولِ سدید پر قائم رہ کر خدا تعالیٰ کے دین کے پیغام کو ہر شخص تک پہنچانے کی کوشش کریں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آئیں آج ہم ان باتوں کے حصول کے لیے اپنا لائحہ عمل بنائیں۔

خدا تعالیٰ کا خوف رکھنے والا اور آخرت کی فکر کرنے والا سب سے پہلے اپنی عبادات کی حفاظت کی طرف توجہ کرتا ہے۔

حضورِ انور نے سورۃ الذاریات کی آیت 57 کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیان فرمودہ ترجمہ پیش کیا۔

حضور فرماتے ہیں کہ اس آیت کی رو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالیٰ کی پرستش، معرفت اور خدا تعالیٰ کے لیے ہو جانا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو عبادت اور پرستش کا طریق سکھایا ہے وہ نماز کا قیام ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ نماز مومنوں پر وقت کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ میں نمازِ موقوتا کے مسئلے کو بہت عزیز رکھتا ہوں۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ اس زمانے میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ ذرا ذرا سی بات پر نمازوں کی وقت پر ادائیگی میں لاپرواہی برت جاتے ہیں، بعض نمازیں ہی نہیں پڑھتے۔ خدا تعالیٰ نمازوں خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھنے کا ارشاد فرماتا ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ کاروباروں، ملازمتوں حتیٰ کہ ٹی وی پروگراموں یا نیند کی وجہ سے لوگوں کی نمازیں ضائع ہو جاتی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مساجد تو وہی آباد کرتے ہیں جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتے ہیں۔ جب تم کسی شخص کو مسجد میں عبادت کے لیے آتے دیکھو تو تم اس کے مومن ہونے کی گواہی دو۔ یعنی جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان رکھنے والا ہوگا، اسے اللہ تعالیٰ کا خوف بھی ہوگا۔ وہ مساجد میں آکر فتنہ

پرداز یاں نہیں کرے گا۔حقیقی تقویٰ کا خیال رکھنے والوں کے دل نرم ہوتے ہیں۔ان میں محبت، پیار اور بھائی چارہ ہوتا ہے، عاجزی ہوتی ہے۔وہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کرتے ہیں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلا حساب نماز سے متعلق ہی ہوگا۔اگر فرض میں کوئی کمی رہ گئی تو نفل سے پوری کی جائے گی۔اب نفل پڑھنے والے بھی وہی لوگ ہوں گے جو خالص اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوں گے۔حقیقی عابد ہر قسم کی نیکیاں اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔جس میں نرم دلی نہیں یا جس کے بیوی بچے اس سے تنگ ہیں یا جو بیویاں اپنے شوہروں سے ناجائز مطالبات کرتی ہیں ان کے دل تقویٰ سے خالی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا جو اس کے جلال اور عظمت کے لیے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم یہ نعرہ لگاتے ہیں کہ محبت سب کے لیے نفرت کسی سے نہیں تو پہلے اپنے گھروں اور معاشرے میں اس کے اظہار کی ضرورت ہے تاکہ دنیا میں حقیقی رنگ میں یہ پیغام پہنچا سکیں۔

آپؑ نے ایک موقع پر فرمایا کہ مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے۔ وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے اکیلا چھوڑتا ہے۔

پس بڑے خوف اور سوچنے کا مقام ہے کہ ہم جلسے میں اس لیے شامل ہو رہے ہیں کہ نیکی کی باتیں سنیں گے۔ہمیں چاہئے کہ اپنے جائزے لیں اور عبادتوں کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دیں۔شرک سے پرہیز اور نمازوں اور نوافل کی ادائیگی کے ساتھ ہم نے یہ عہدِ بیعت بھی کیا ہے کہ ہم عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور خاص طور پر مسلمانوں کو اپنے نفسانی جوشوں سے کسی قسم کی تکلیف نہیں دیں گے۔پس جماعت کے ممبران، مسلمانوں، عام مخلوق اور اپنے ماتحتوں کے ساتھ نیک سلوک کرنا چاہئے۔

شرائطِ بیعت میں ایک شرط یہ بھی ہے کہ تکبر کو چھوڑ کر عاجزی اور مسکینی کی زندگی بسر کروں گا۔بیعت کی شرائط کو بھی پڑھتے رہنا چاہئے تاکہ ہم دیکھتے رہیں کہ کیا ہم سچائی کے ساتھ اِن پر قائم ہیں یا نہیں۔بے شک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سچے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے ساتھ کامیابیوں کا وعدہ کیا ہوا ہے لیکن اگر ہماری حالتیں ایسی رہیں کہ ہمارے قول و فعل میں تضاد ہو، ہمارے عمل ہمارے جھوٹ کی تصدیق کرنے والے ہوں تو پھر ہم ان لوگوں میں شامل نہیں ہوں گے جو آپؑ کے سلسلے کے مددگار ہیں۔ پس ان دنوں میں دعا، استغفار، اور درود میں ہمیں مشغول رہنا چاہیے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت کو وصیت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میرے ساتھ تعلق ارادت کی غرض یہ ہے کہ وہ نیک چلنی، نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجے تک پہنچ جائیں۔پنج وقت نماز باجماعت کے پابند ہوں۔معاصی، جرائم اور گناہ، نفسانی جذبات اور بیجا حرکات سے مجتنب رہیں۔تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو۔اپنی زبانوں، ہاتھوں اور دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فسادانگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔ظلم، تعدی، غبن، رشوت اور بیجا طرف داری سے باز رہیں۔بدصحبت میں نہ بیٹھیں۔ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہو۔ہر ایک کے لیے سچے ناصح ہو۔

طویل اقتباس کے اختتام پر آپؑ فرماتے ہیں کہ میری جماعت میں سے ہر ایک پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں پر کاربند ہوں۔

آخر میں حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کا حق ادا کرنے والے، آپ کی نصائح اور توقعات پر پورا اترنے والے اور جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے والے ہوں۔آمین

## خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 11 اکتوبر 2019ء

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 اکتوبر 2019ء کو مسجد مہدی Hurtigheim، فرانس میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ پڑھنے کے بعد سورۃ التوبہ آیت 18 کی تلاوت فرمائی حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک لمبے عرصے کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ فرانس کو ایک مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔اس شہر سٹراس برگ میں اخلاص و وفا سے پر نو مبائعین اور غیر پاکستانی احمدی تقریباً 75 فیصد ہیں۔اس مسجد کے ذریعے یہاں کے احمدی پہلے سے بڑھ کر جماعتی نظام سے منسلک ہوسکتے ہیں۔

حضورِ انور نے سورۃ التوبہ کی مذکورہ بالا آیتِ کریمہ کا ترجمہ پیش فرمایا۔اس آیتِ کریمہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ کی مسجدوں کو تو وہی آباد کرتا ہے جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان لاتا ہے اور نمازوں کو قائم کرتا، زکوٰۃ دیتا، اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا۔

حضورِ انور نے فرمایا مساجد تعمیر کرنے والوں کی یہ خصوصیات ہیں کہ وہ اللہ پر کامل یقین رکھتے ہیں۔ایمان کے حصول کے لیے اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا اور عبادت کرنا انتہائی ضروری ہے۔مساجد تعمیر کرنے والوں کی ایک خصوصیت آخرت پر یقین ہے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر فرمایا کہ ایمان بالآخرت کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرے میں ڈال دیتا ہے۔

پھر فرمایا کہ مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں کہ جو نمازیں قائم کرنے والے ہیں۔نماز قائم کرنے کا مطلب ہی یہ ہے کہ باجماعت نماز ادا کرنے والے ہیں۔پھر زکوٰۃ کی طرف توجہ دلائی، مسجدیں آباد کرنے والوں کا یہ خاصہ ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے دین کی اشاعت کے لیے قربانیاں کریں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سب کچھ کرنے والے ہی اس کے نزدیک ہدایت یافتہ ہیں۔پس نئے احمدیوں کو اور پرانے احمدیوں کو بھی ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے، اور دعا کرتے رہنا چاہئے۔پرانے احمدی، بالخصوص پاکستان سے آئے ہوئے احمدیوں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ نئے آنے والوں کے لیے اپنے نمونے قائم کرنے ہیں۔اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے کہ ہم اس مسجد کو اس علاقے میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسلام کی تبلیغ کا ذریعہ بنانے والے ہوں۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خاطر مسجد تعمیر کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ویسا ہی گھر تعمیر کر دیتا ہے۔

ان باتوں کے حصول کے لیے ہر احمدی کو اپنی نمازوں کے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔صرف اتنا کافی نہیں کہ مسجد بن گئی، اللہ تعالیٰ کے حکموں پر بھی چلنے کی ضرورت ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں ہونے کا حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ہر سال مسلمان ہزاروں مسجدیں بناتے ہیں لیکن ان مساجد سے اللہ تعالیٰ کا خوف اور خشیت پیدا کرنے کی بجائے فرقہ واریت اور بدعات کے درس دیئے جاتے ہیں۔اس زمانے میں ہمیں آنحضرت ﷺ کے غلامِ صادق نے ایک حقیقی مسلمان

بننے، عبادتوں، مساجد اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے حق ادا کرنے کے بارہ میں جس طرح بتایا ہے اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو قویٰ ہمیں عطا فرمائے ہیں ان کی تعدیل اور جائز استعمال کرنا ہی ان کی نشوونما ہے۔ اسلام نے قوائے رجولیت یا آنکھ نکالنے کی تعلیم نہیں دی بلکہ ان کا جائز استعمال اور تزکیہ نفس کرایا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہم کو تقویٰ کی تعلیم دے کر ایک ایسی کتاب ہم کو عطا کی ہے جس میں تقویٰ کی وصایا ہیں۔ سو ہماری جماعت یہ غم کل دنیاوی غموں سے بڑھ کر اپنی جان پر لگائے کہ ان میں تقویٰ ہے کہ نہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ متقی وہ لوگ ہوتے ہیں جو حلیمی اور مسکینی سے چلتے ہیں۔ ان کی گفتگو ایسے ہوتی ہے جیسے چھوٹا بڑے سے گفتگو کرے۔ ہم کو ہر حال میں وہ کرنا چاہیے جس میں ہماری فلاح ہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کا اجارہ دار نہیں۔ وہ خاص تقویٰ کو چاہتا ہے۔ آنحضرت ﷺ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام میں سے کسی نے وراثت سے تو عزت نہیں پائی۔ آپؐ ہر طرح کے مصائب کے باوجود صدق و وفا سے اللہ تعالیٰ کی راہ پر قائم رہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔ اب ہمیں یہی حکم ہے کہ اگر دعا کی قبولیت چاہتے ہو تو آنحضرت ﷺ پر درود بھیجو۔ بغیر درود کے کی گئیں دعائیں آسمان تک نہیں پہنچتیں۔

پھر درود بھیجنے والا یقیناً آنحضرت ﷺ کے اسوہ کو بھی سامنے رکھے گا۔ آپؐ نے فرمایا میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ پھر مخلوق کا حق ادا کرنے کے لیے بھی آپؐ نے اپنے نمونے قائم فرمائے۔

نماز کیا چیز ہے اور حقیقی نماز کیسی ہونی چاہیے؟ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ بہت ہیں جو زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر دہریت ہے۔ اس لیے تم لوگ دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرو۔ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ ہم خود جائزہ لے سکتے ہیں کہ ایسی کون سی مجلسیں ہیں، ٹی۔ وی پروگرام ہیں، جن سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے۔

حضور فرماتے ہیں دعا بھی کرو اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کر کے روح پگھل کر خوف ناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔ نماز ہی عبادت کا مغز ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام صلوٰۃ اور دعا کا فرق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب انسان کی دعا محض دنیوی امور کے لیے ہو تو اس کا نام صلوٰۃ نہیں۔ اصل حقیقت دعا کی وہ ہے جس کے ذریعے خدا اور انسان کے درمیان رابطہ، تعلق بڑھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ اگر ایمان کا دعویٰ ہے تو پھر نمازوں کی ادائیگی بھی ضروری ہے۔ ایمان کی جڑ نماز ہے اور جس کی جڑ ہی نہیں ہے وہ ایک کھوکھلے درخت کی طرح ہے۔ جس طرح بہت دھوپ کے ساتھ آسمان پر بادل جمع ہو جاتے ہیں اور بارش کا وقت آجاتا ہے ایسا ہی انسان کی دعائیں ایک حرارتِ ایمانی پیدا کرتی ہیں اور پھر کام بن جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا یہ منشا ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفسِ واحدہ بنا دے۔ مذہب سے بھی یہی منشا ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح سب پروئے جائیں۔ نمازیں باجماعت بھی اسی وحدت کے لیے ہیں۔ اس وحدتِ جمہوری کو پیدا کرنے کی ابتدا اس طرح سے ہے کہ تمام محلے والے پنج وقتہ نماز کو محلے کی مسجد میں ادا کریں۔ اس طرح اخلاق، تعارف اور انس ترقی کرتا ہے۔ پھر دوسرا حکم جمعہ کے دن جامع مسجد میں سارے شہر والوں کے جمع ہونے کا ہے۔ پھر عیدین پر آس پاس کے دیہات اور شہر والوں کو مل کر نماز ادا کرنے کا حکم ہے۔ پھر اسی طرح تمام دنیا کے اجتماع کے لیے ایک دن عمر بھر میں مقرر کر دیا۔ غرضیکہ اس طرح اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ الفت اور انس ترقی پکڑے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مسجد عطا کر دی ہے تو اس وحدت کا نظارہ بھی یہاں پیش کرنا چاہیے۔ ہر احمدی کے لیے یہ بہت سوچنے کا مقام ہے اور ایک کوشش سے مسجد کو آباد کرنے کی ضرورت ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ: اے وے تمام لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت میں شمار کرتے ہو آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کیے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔ ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے۔ نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو۔ یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقویٰ سے خالی ہے۔

حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان درد بھرے الفاظ کو سمجھتے ہوئے ایمان میں بڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آخر میں حضورِ انور نے مسجد کے بارہ میں بعض کوائف پیش فرمائے۔ مسجد کا کل رقبہ 2640 مربع میٹر ہے۔ آرکیٹیکٹ نے مسجد کی تعمیر کے لیے ایک ملین یورو کا اندازہ دیا تھا لیکن اس کی تعمیر پانچ لاکھ تیس ہزار یورو میں مکمل ہوئی ہے۔ خدام الاحمدیہ فرانس نے ساڑھے تین لاکھ یورو ادا کیے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ باقی رقم بھی وہ ادا کریں گے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ خدام الاحمدیہ تو ان شاء اللہ یہ رقم ادا کر دے گی لیکن باقی جماعت کیوں محروم رہ رہی ہے۔ لجنہ اور انصار کو اگلے تین سالوں میں ایک اور مسجد بنانی چاہیے۔ اس مسجد میں قانونی طور پر 250 افراد کے نماز پڑھنے کی جگہ ہے۔ پچاس گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ بھی ہے۔ اسی طرح جماعتی دفتر اور لجنہ کا دفتر بھی ہے۔ ایک لائبریری، مربی ہاؤس اور چار کمروں کا گیسٹ ہاس بھی ہے۔ یہ مسجد سٹراس برگ شہر سے پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ کوئی ایسا فاصلہ نہیں کہ جو دور ہو۔ نمازی نہ آسکیں، بڑے آرام سے آسکتے ہیں۔

آخر میں حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ قربانی کرنے والے خدام کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ مسجد کی آبادی کی روح کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور افرادِ جماعت کے عباداتوں کے معیار بلند ہوتے چلے جائیں۔ آمین

## خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اکتوبر 2019ء

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 اکتوبر 2019ء کو گیزن کے ایگزیبیشن سینٹر جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ کے بدری صحابہؓ کا ذکر جو میں نے شروع کیا ہوا ہے آج بھی وہی ذکر کروں گا۔ گذشتہ دورے کی وجہ سے یہ سلسلہ ٹوٹ گیا تھا۔ آخری خطبہ 20 ستمبر کا تھا جس میں حضرت خبیب بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کیا گیا تھا، اس کا کچھ حصہ بیان سے رہ گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت خبیبؓ کی آرزو کے مطابق رسول اللہ ﷺ کو آپ کا سلام پہنچا دیا تھا۔

آنحضور ﷺ نے خبیبؓ اور ان کے ساتھیوں کی شہادت کے بعد اس ظلم کے کرتے دھرتے ابوسفیان کو قتل کرنے کے لئے حضرت عمرو بن امیہؓ اور حضرت جبار بن صخر انصاریؓ کو مکہ روانہ کیا۔ ان دونوں نے مکے پہنچ کر خانہ کعبہ کا طواف کیا، دو رکعت نماز پڑھی۔ قریشِ مکہ کو ان پر شک ہو گیا جس کے باعث انہوں نے چھپ کر رات بسر کی۔ اگلی رات ان دونوں اصحابؓ نے حضرت خبیبؓ کی نعش والی لکڑی کو اتارا اور اس لکڑی کو سیلابی نالے میں پھینک دیا۔

حضورِ انور نے حجیر بن ابواھاب کی لونڈی ماویہ سے مروی حضرت خبیبؓ کے قید کے حالات کا ذکر فرمایا۔ جہاں آپؓ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ناموافق حالات میں انگوروں کا گچھا عطا ہوا تھا۔ اسی طرح حضرت خبیبؓ نے ایک مرتبہ استرا طلب کیا تو ایک بچے کے ہاتھ وہ استرا بھجوایا گیا۔ جس سے ماویہ کو یہ خوف پیدا ہوا کہ کہیں خبیبؓ انتقاماً اس بچے کو قتل نہ کر دیں۔ خبیبؓ نے ماویہ کو کہا کہ میں ایسا نہیں ہوں کہ اس کو قتل کر دوں، ہم اپنے دین میں غداری جائز نہیں سمجھتے۔

حضرت خبیبؓ پہلے صحابی تھے جو خدا کی راہ میں صلیب دیئے گئے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ سے عشق کا یہ حال تھا کہ اپنی جان کی کوئی پرواہ نہیں تھی۔ تب ہی تو یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے تھے۔

دوسرے صحابی حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن ابی بن سلول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حضورِ انور نے ذکر فرمایا۔ آپؓ انصار کے قبیلے خزرج کی شاخ بنو عوف سے تعلق رکھتے تھے۔ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی بن سلول کے بیٹے تھے۔ آپؓ نہایت ہی مخلص، جاں نثار اور فدائی صحابی تھے۔ عبداللہؓ، رسول اللہ ﷺ کے ہم راہ غزوہ بدر، احد اور دیگر تمام غزوات میں شامل ہوئے۔ آپؓ خواندہ تھے اور انہیں کاتبِ وحی ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ غزوہ احد میں آپؓ کے دانت ٹوٹ گئے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے انہیں سونے کے دانت لگوانے کا ارشاد فرمایا تھا۔

غزوہ احد کے بعد ابوسفیان نے مسلمانوں کو آئندہ سال بدر کے مقام پر دوبارہ جنگ کا چیلنج دیا تھا جسے آنحضرت ﷺ نے قبول کرنے کا اعلان فرمایا تھا۔ 4 ہجری شوال کے مہینے میں آنحضرت ﷺ ڈیڑھ ہزار صحابہؓ کی جمعیت کے ساتھ مدینے سے نکلے اور آپؐ نے اپنے پیچھے عبداللہ بن عبداللہؓ کو امیر مقرر فرمایا۔ دوسری طرف ابوسفیان بن حرب بھی دو ہزار کے لشکر کے ساتھ مکہ سے نکلا۔ اتنی بڑی جمعیت کے باوجود ابوسفیان کا دل خائف تھا چنانچہ اس نے نعیم نامی ایک غیر جانب دار قبیلے کے شخص کو مدینہ روانہ کیا۔ نعیم نے مسلمانوں کو قریش کی طاقت اور جوش و خروش کے جھوٹے قصے سنا کر مدینے میں ایک بے چینی پیدا کر دی۔ بعض کمزور طبع لوگ اس غزوہ میں شامل ہونے سے خائف ہونے لگے۔ ایسے میں آنحضور ﷺ نے مسلمانوں کو تحریک کی اور فرمایا کہ ہم نے کفار کا چیلنج قبول کر کے اس موقعے پر نکلنے کا وعدہ کیا ہے اس لئے ہم اس سے تخلف نہیں کر سکتے۔ اگر مجھے اکیلا بھی جانا پڑے تو میں جاؤں گا اور دشمن کے مقابل پر اکیلا سینہ سپر ہوں گا۔ لوگ یہ باتیں سن کر بڑے جوش اور اخلاص کے ساتھ آپؐ کے ساتھ نکلنے کو تیار ہو گئے۔

خدائی تصرف کچھ ایسا ہوا کہ مسلمان تو بدر میں اپنے وعدے کے مطابق پہنچ گئے مگر قریش کا لشکر اس سال قحط اور تنگی کا بہانہ بنا کر مکہ سے کچھ دور نکلنے کے بعد واپس چلا گیا۔ اسلامی لشکر آٹھ دن بدر میں مقیم رہا۔ اِس میدان میں ان دنوں سالانہ میلہ لگا ہوا تھا جس میں صحابہؓ نے تجارت کے ذریعے کافی نفع کمایا۔

حضرت عبداللہؓ 12 ہجری میں جنگِ یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضورِ انور نے عبداللہ کے والد عبداللہ بن ابی بن سلول کے متعلق روایت پیش فرمائی کہ غزوہ بدر سے قبل ایک مرتبہ آپؐ گدھے پر سوار حضرت سعد بن عبادہؓ کی عیادت کے لئے جا رہے تھے۔ راستے میں آپؐ کا گزر ایک ایسی مجلس کے پاس سے ہوا جس میں عبداللہ بن ابی بھی موجود تھا۔ آپؐ نے انہیں اسلام کی دعوت دی جسے عبداللہ بن ابی نے بہت ناپسند کیا۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ بھی وہاں موجود تھے آپ نے آنحضور ﷺ کی طرف داری کی۔ جس پر مسلمان، مشرک اور یہودی ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے لگے اور قریب تھا کہ ایک دوسرے پر حملہ کر دیتے۔ رسول اللہ ﷺ ان کو سمجھاتے اور جوش دباتے رہے۔

پھر جب آپؐ عیادت کے لئے سعد بن عبادہؓ کے پاس آئے تو انہیں ساری بات بتائی۔ اس پر سعدؓ نے آپؐ سے عرض کی کہ عبداللہ بن ابی سے درگزر کیجیے۔ اس بستی کے لوگوں نے تو یہ فیصلہ کیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو سردار بنا لیں لیکن اللہ تعالیٰ نے اس حق کی وجہ سے جو اس نے آپؐ کو عطا کیا ہے یہ منظور نہ کیا تو وہ حسد کی آگ میں جل گیا۔ اس تفصیل سے آگہی کے بعد آپؐ نے عبداللہ بن ابی سے درگزر فرمایا۔

جب بدر میں مسلمانوں نے کفار کو شکست دیدی اور قریش کے بڑے بڑے سردار مار ڈالے تو عبداللہ بن ابی اور اس کے مشرک اور بت پرست ساتھیوں نے یہ دیکھ کر کہ اب یہ سلسلہ شان دار ہو گیا ہے اسلام پر قائم رہنے کی بیعت کر لی۔

حضورِ انور نے عبداللہ بن ابی کے کردار کے متعلق قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ کی بیان کردہ بعض باتیں پیش فرمائیں۔ جنگِ احد سے قبل قریش کے حملے کے پیشِ نظر آپؐ نے مشورے کے لئے لوگوں کو طلب کیا تو ان میں عبداللہ بن ابی بھی شامل تھا۔ مشورے سے پیشتر آپؐ نے قریش کے خونی عزائم اور تیاریوں کے ساتھ ساتھ اپنی خواب سنائی اور صحابہؓ کے استفسار پر اس خواب کی تعبیر بھی بتائی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آج رات میں نے خواب میں ایک گائے دیکھی جسے ذبح کیا جا رہا ہے اور اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ اس جنگ میں میرے صحابہؓ میں سے بعض شہید ہوں گے۔ پھر آپؐ نے دیکھا کہ آپؐ کی تلوار کا سرا ٹوٹ گیا ہے جس کی تعبیر یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کے عزیزوں میں سے کوئی شہید ہو گا یا آپؐ کو خود اس مہم میں تکلیف پہنچے گی۔ اسی طرح ایک نظارہ یہ دیکھا کہ آپؐ نے زرہ کے اندر ہاتھ ڈالا ہے جس کی تعبیر یہ کی گئی کہ اس حملے کے مقابلے کے لیے مدینہ کے اندر ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے۔ آخری منظر میں آپؐ نے خود کو ایک مینڈھے پر سوار دیکھا اور اس کی تعبیر یہ فرمائی کہ کفار کے لشکر کا سردار یعنی علم بردار مارا جائے گا۔

اکابر صحابہؓ اور عبداللہ بن ابی سب نے یہی رائے دی کہ مدینے میں رہ کر مقابلہ کیا جائے۔ خود آپؐ نے بھی اسی رائے کو پسند فرمایا۔ نوجوان صحابہ بالخصوص وہ کہ جو بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے بضد رہے کہ باہر نکل کر مقابلہ کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ اندرونِ خانہ تشریف لے گئے جہاں آپؐ نے عمامہ باندھا اور ہتھیار لگائے۔ دریں اثنا اکابر صحابہ کے سمجھانے پر نوجوان لوگوں کو اپنی غلطی محسوس ہو گئی کہ انہیں اپنی رائے پر اصرار نہیں کرنا چاہئے تھا۔ جب آپؐ تشریف لائے تو ان لوگوں نے ندامت اور پشیمانی

کا اظہار کیا۔ آپؐ اب ارادہ فرما چکے تھے چنانچہ بڑے جوش سے فرمایا کہ خدا کے نبی کی شان سے بعید ہے کہ وہ ہتھیار لگا کر پھر اسے اتار دے قبل اس کے کہ خدا کوئی فیصلہ کرے۔

اس جنگ کے دوسرے دن یعنی 15 شوال 3 ہجری کو عبداللہ بن ابی بن سلول نے غداری کی اور اپنے تین سو ساتھیوں کے ہمراہ مسلمانوں کے لشکر سے الگ ہو کر مدینہ لوٹ گیا۔ اس کے بعد مسلمانوں کی تعداد سات سو رہ گئی۔ کفار کے تین ہزار سپاہیوں کے مقابلے میں یہ طاقت چوتھائی حصے سے بھی کم تھی۔

خطبہ کے آخر میں حضورِ انور نے مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب کا ذکرِ خیر اور نمازِ جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا۔ آپ 10 اکتوبر کو مختصر علالت کے بعد 86 برس کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ 1933ء میں آپ قادیان میں پیدا ہوئے۔ مرحوم خدام الاحمدیہ کے پہلے صدر مولوی قمر الدین صاحب کے بیٹے، حضرت میاں خیر الدین صاحب کے پوتے اور محترم امیر صاحب یوکے، کے ماموں تھے۔ مرحوم پاکستان ایئر فورس سے منسلک رہے اور پھر 1958ء میں یوکے آ گئے اور یہاں 33 سال تک برٹش ایئر ویز میں ملازم رہے۔ ساری عمر سلسلے کی خدمت میں گزاری۔ پہلے قائد مجلس خدام الاحمدیہ یوکے کے طور پر کام کرنے کی توفیق ملی۔ مرحوم خلافت کے عاشق، نیک، تہجد گزار، نہایت ملنسار اور غریب پرور شخصیت کے مالک تھے۔

حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے اور ان کی اولاد اور ان کی نسل کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

## خطبہ جمعہ فرمودہ 25 اکتوبر 2019ء

امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 25 اکتوبر 2019 کو مہدی آباد، ہمبرگ، جرمنی میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ، سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الحج کی آیت 42 کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس آیتِ کریمہ کا درج ذیل ترجمہ پیش فرمایا:

یعنی وہ لوگ کہ اگر ہم ان کو دنیا میں طاقت بخشیں تو وہ نمازوں کو قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور نیک باتوں کا حکم دیں گے اور بری باتوں سے روکیں گے، اور سب کاموں کا انجام خدا کے ہاتھ میں ہے۔ (سورۃ الحج 42:22)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ حقیقی مومن کمزوری اور بے چینی کے بعد امن ملنے کی صورت میں نمازوں اور مسجدوں کی آبادکاری اور انسانیت کی خدمت کرنے والے ہوتے ہیں۔ جو کام اللہ تعالیٰ کی خشیت کو دل میں رکھ کر کیا جائے اس کا انجام بہتر ہی ہوگا۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ اصولی بات اگر ہم میں سے ہر ایک سمجھ لے تو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنتے چلے جائیں گے۔

سو مساجد کی تحریک کے ذیل میں نو تعمیر شدہ تین مساجد کے افتتاح کے متعلق سیدنا امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جماعت جرمنی مالی قربانی کر رہی ہے، اس کے ساتھ ہم نے اپنی عبادتوں کے معیار بھی بلند کرنے ہیں۔ پاکستان سے ہجرت کے بعد مالی حالات کی بہتری ہمیں اس بات کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کریں اور اس کے گھر تعمیر کریں۔

پاکستان میں ہمیں مذہبی آزادی نہیں، وہاں کا قانون ہمیں مساجد بنانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہاں ہم مسجدیں بنا رہے ہیں تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کے بعد اپنی روحانی اور اخلاقی حالتوں کو بہتر کریں۔ یہ سوچ ہے جس پر یہاں رہتے ہوئے ہر احمدی کو بھرپور عمل کی کوشش کرنی چاہیے۔

ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ ان کا مقصد مسجدیں بنانے سے پورا نہیں ہوگا بلکہ اس وقت پورا ہوگا جب وہ خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ دیں گے۔ اپنی نمازوں کو قائم کریں گے۔ باجماعت نمازوں کے لئے مسجد آئیں گے۔ اس بات کی حقیقت کو سمجھیں گے کہ نماز میں ہمیں اللہ تعالیٰ سے باتیں کرنے کا موقع مل رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام متقی کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مومن نماز کھڑی کرتے ہیں یعنی کبھی نماز گر پڑتی ہے پھر اسے کھڑا کرتے ہیں۔ متقی خدا تعالیٰ سے ڈرا کرتا ہے۔ دلوں کے وسوسے اور خیالات جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے توجہ پھیرتے ہیں یہی نماز کا گرنا ہے۔ تقویٰ یہ تقاضا کرتا ہے کہ کوشش کر کے پھر نماز کو کھڑا کریں، اپنی توجہ دوبارہ نماز کی طرف لے کر آئیں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہدایت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ وہ ایسی حالت ہوتی ہے کہ جب نماز کے کھڑی کرنے کی کوشش کا معاملہ نہیں رہتا بلکہ ہدایت حاصل کرنے کے بعد نماز بمنزلہ غذا ہو جاتی ہے۔

حضورِ انور نے اس امر کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ جس طرح مادی غذا کے بغیر زندگی نہیں رہتی اسی طرح نماز کے بغیر بھی زندگی نہیں رہتی۔ نماز میں وہ لذت اور ذوق عطا کیا جاتا ہے جیسے سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہوتا ہے۔ حقیقی مومن کے لئے نماز ایک قسم کا نشہ ہو جاتی ہے جس کے بغیر وہ سخت کرب محسوس کرتا ہے۔ الفاظ میں وہ لذت بیان نہیں ہو سکتی جو حقیقی نماز پڑھنے والے کو لذت ملتی ہے۔ نماز ساری ترقیوں کی جڑ اور زینہ ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ پس اگر ہماری مسجدیں بنیں تو ایسی بنیں۔ یہی وہ ذریعہ ہے جو خدا تعالیٰ تک لے جاتا ہے۔ مسلسل کوشش سے اللہ تعالیٰ یہ مقام دیتا ہے۔ نماز میں وساوس پیدا ہونے اور لذت ورقت میسر نہ ہونے کے متعلق ایک شخص کے سوال پر حضور نے فرمایا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے کہ انسان ایسے وساوس کا مغلوب نہیں ہوتا۔ نفسِ امارہ والے کو تو خبر ہی نہیں ہوتی کہ بدی کیا شئے ہے، وہ تو بدیاں کرتا چلا جاتا ہے۔ نفسِ لوامہ ہے جو بدی کرتا ہے پر بدی پر ہمیشہ گھبراتا ہے اور شرمندہ ہوتا ہے، توبہ کرتا رہتا ہے۔ ایسا شخص نفس کا غلام نہیں ہے۔ سجدے میں یاحی یا قیوم برحمتک استغیث بہت پڑھا کرو۔ جلد بازی خطرناک ہے، اسلام انسان کو بہادر بناتا ہے۔ جو جلد بازی دکھاتا ہے وہ بہادر نہیں، بزدل ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ یہ اصولی بات ہمیشہ یاد رکھنے والی ہے کہ جلد بازی نہیں کرنی، مستقل اللہ تعالیٰ کو پکڑے رکھنا ہے۔ آخر ایک دن شیطان ہار مان کر بھاگ جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے مانگنے کے کچھ طریقے اور اصول ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ نمازوں میں دعائیں اور درود عربی زبان میں ہیں۔ مگر تم پر یہ حرام نہیں کہ نمازوں میں اپنی زبان میں بھی دعائیں مانگا کرو۔ نماز وہ ہے جس میں تضرع اور حضورِ قلب ہو۔ ایسے ہی لوگوں کے گناہ دور ہوتے ہیں جن میں تضرع ہو، چنانچہ فرمایا اِن الحسنات یذہبن السیئات یعنی نیکیاں بدیوں کو دور کرتی ہیں۔ یہاں حسنات کے معنی نماز کے ہیں اور حضور اور تضرع اپنی زبان میں مانگنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ جو

اللہ تعالیٰ نے دعائیں سکھائی ہیں وہ بڑی ضروری ہیں۔ ان میں سے بہترین اور جامع دعا سورۃ فاتحہ ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے **اھدنا الصراط المستقیم** اس کے معنی بہت وسیع ہیں ۔ خدا تعالیٰ کے صراطِ مستقیم کی تلاش کرو۔ ادنیٰ اور اعلیٰ سب حاجتیں بغیر شرم کے خدا سے مانگو کہ اصلی معطی وہی ہے۔ نماز کا دوسرا نام ہی دعا ہے جیسا کہ فرمایا مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں سنوں گا۔ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی ہستی پر شک کرتے ہیں، وہ فرماتا ہے کہ میری ہستی کا نشان یہ ہے کہ تم مجھے پکارو، مجھ سے دعا مانگو، میں تمہیں پکاروں گا، جواب دوں گا اور تمہیں یاد کروں گا۔ پس خدا کی ہستی کا سب سے زبردست ثبوت یہی ہے کہ ہم اس کی آواز سن لیں یا دیدار یا گفتار۔ جب تک خدا کے اور سائل کے درمیان حجاب ہے اس وقت تک ہم سن نہیں سکتے۔

حضورِ انور نے فرمایا پس یہ درمیانی پردے اٹھانے کی ضرورت ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ میری طرف ایک قدم آتا ہے تو میں اس کی طرف دو قدم آتا ہوں۔ بندہ چل کر آتا ہے تو میں دوڑ کر آتا ہوں۔ پس اگر نقص ہے تو ہمارے میں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کے بعد صرف آپؑ کی ایک بات پر عمل کرنا کہ مساجد بنانا تا کہ اسلام کا تعارف ہو یہ کافی نہیں۔

حضور فرماتے ہیں بیعت کے وقت توبہ کے اقرار میں ایک برکت پیدا ہوتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کی شرط لگا لے تو ترقی ہوتی ہے۔ مگر یہ مقدم رکھنا تمہارے اختیار میں نہیں بلکہ امدادِ الٰہی کی سخت ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جو لوگ ہماری راہ میں کوشش کرتے ہیں، انجام کار رہ نمائی پر پہنچ جاتے ہیں۔ جس طرح وہ دانہ تخم ریزی کا بِدوں کوشش اور آب پاشی کے بے برکت رہتا ہے۔ اسی طرح تم بھی اس اقرار کو ہر روز یاد نہ کرو گے تو فضلِ الٰہی وارد نہیں ہوگا۔ بغیر امدادِ الٰہی کے تبدیلی ناممکن ہے۔ انسان میں نیکی کا خیال ضرور ہے لیکن اس کے لئے امدادِ الٰہی کی بہت ضرورت ہے۔ اس کے لئے **ایاک نعبد** اور **ایاک نستعین** کی دعا سکھائی گئی ہے۔ یہ اشارہ ہے **نعبد** کی طرف کہ جو شخص نری دعا کرتا ہے اور جدوجہد نہیں کرتا وہ بہریاب نہیں ہوتا۔ اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے۔

بہت لوگ کہتے ہیں کہ ہم بڑے متقی اور مدت کے نماز خواں ہیں مگر ہمیں امدادِ الٰہی نہیں ملتی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ رسمی اور تقلیدی عبادت کرتے ہیں۔ نماز کی حقیقت بیان کرتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ نماز اصل میں دعا ہے۔ اگر نماز میں دل نہ لگے تو پھر عذاب کے لئے تیار رہے کیونکہ جو شخص دعا نہیں کرتا وہ ہلاکت کے نزدیک خود جاتا ہے۔

حضورِ انور نے فرمایا کہ جب یہ حالت ہم اپنے اندر پیدا کرلیں کہ ہماری نمازیں اور ہمارے عمل بھی خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ہوجائیں تو پھر خدا تعالیٰ بھی ہمارے خوفوں کو ہمیشہ امن میں بدلتا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہمیں ہمیشہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے کہ کفر اور ایمان کے درمیان فرق کرنے والی چیز ترکِ نماز ہے۔ نماز باجماعت پڑھنے والے کا ثواب پچیس گنا اور بعض جگہ ستائیس گنا بیان کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اگر بغیر کسی عذر کے اس طرف ہم توجہ نہ دیں تو پھر ہماری کس قدر بدقسمتی ہے۔ پس اگر ہم نے مساجد بنائی ہیں تو مسجدوں کے حق ادا کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ یہاں کے ماحول میں برائیوں سے بچنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ ہمارا عہدِ بیعت صرف لفظی عہدِ بیعت ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ میں کثرتِ جماعت سے کبھی خوش نہیں ہوتا۔ جماعت حقیقی طور سے جماعت کہلانے کی تب مستحق ہوسکتی ہے جب بیعت کی حقیقت پر کاربند ہو۔

اللہ تعالیٰ بڑا ستار ہے وہ انسانوں کے عیوب پر ہر ایک کو اطلاع نہیں دیتا۔ پس انسان کو چاہئے کہ نیکی میں کوشش کرے اور ہر وقت دعا میں لگا رہے۔

خطبے کے اختتام پر حضورِ انور نے اس مسجد کے بعض کوائف پیش فرمائے۔ یہ زرعی زمین جماعت نے 1989ء میں خریدی تھی۔ یہاں قائم ہونے والی مسجد دومنزلہ ہے جس کا مسقّف حصہ 385 مربع میٹر ہے اور اس میں 210 نمازیوں کی گنجائش ہے اور یہ تقریباً پانچ لاکھ ستر ہزار یورو میں تعمیر ہوئی ہے۔

آخر میں حضورِ انور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کے اموال و نفوس میں برکت عطا فرمائے اور اس مسجد کی تعمیر کے بعد عبادت کا حق پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے والے ہوں۔ آمین

(سہ روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ مورخہ 08، 15، 22، 29/اکتوبر 2019ء)

## قرض واپس نہ کرنے والوں کے متعلق

### حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ایک اہم ارشاد

”بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ قرض لے لیا اور واپس نہیں کرتے۔ بینکوں سے لیتے ہیں اور نیت یہی ہوتی ہے کہ بہت ہی کوئی پیچھے پڑے گا تو واپس کریں گے ورنہ نہیں کریں گے۔ پاکستان وغیرہ اور ایسے ملکوں میں بڑے بڑے لوگ یہی کرتے ہیں قرض لے لیتے ہیں اور پھر سالوں ان کے پیچھے بینک پھرتے رہتے ہیں پھر جب کبھی زور چلا تو مل ملا کے معاف کروالیا۔ اگر ایسے لوگوں کو کوئی کہے کہ صدقہ لے لو تو بڑا ابرا منائیں گے کہ ہمیں کہہ رہے ہو، اتنے امیر آدمی کو کہ صدقہ لے لو، لیکن قرض جو اس طرح مارنے والے ہیں وہ صدقہ کھانے والے ہی ہیں یا قرض لینا بھی ایک قسم کا صدقہ ہی ہے، اس کو ہضم کر جاتے ہیں اور کوئی فکر نہیں ہوتی ، بہرحال جماعت میں بھی بعض اوقات بعض واقعات ایسے ہوجاتے ہیں اور پھر نظام جماعت ان کو حق دلوانے کی کوشش بھی کرتا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ سب احتیاط سے کام لیں۔“

(روزنامہ الفضل ربوہ۔ 5 نومبر 2011ء، صفحہ 3)

# آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیت سپہ سالار اعظم

مکرم عبدالغفار صاحب

میں خدا کا بے حد شکر گزار ہوں کہ جس کی دی ہوئی توفیق سے آج مجھے ایک ایسے عظیم الشان، عدیم المثال وجود کی شان میں ہدیہ عقیدت پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، جس کی خاطر اس جہان کی پیدائش ہوئی، جس کا نام لینے پر نطق زبان کے بوسے لیتا ہے اور روح میں عجب حلاوت اور محبت محسوس ہوتی ہے یعنی ہمارے آقائے نامدار، سید الانام محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم۔

آپؐ انسان کامل تھے سو آپؐ کی مبارک زندگی کو ہم جس پہلو سے بھی دیکھیں وہ ہمارے سامنے ایک مکمل نمونہ پیش کرتی ہے۔ انہیں ایک گھریلو سربراہ کی حیثیت سے دیکھیں یا ایک مصلحِ اعظم یا سپہ سالارِ فوج کی حیثیت سے، ایک داعیٔ انقلاب کے طور پر دیکھیں یا ایک مثالی تاجر کے طور پر، ایک معلمِ اخلاق کی حیثیت سے دیکھیں یا سربراہِ مملکت کی حیثیت سے، ایک قانون ساز کے طور پر دیکھیں یا منتظمِ اعلیٰ کے طور پر، آپؐ کی پاکیزہ شخصیت ہر لحاظ سے کامل و مکمل اور بنی نوع انسان کے لئے ایک بہترین نمونہ نظر آتی ہے۔

مگر اس مضمون کا موضوع سخن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بطور سپہ سالار ہیں۔ اس مختصر سی تحریر میں اس مضمون کا مکمل احاطہ کرنا ناممکن ہے مگر راقم الحروف پوری کوشش کرے گا کہ حتی الوسع جامع طور پر مگر مختصراً آپؐ کی حیات مبارکہ کے اس درخشاں پہلو کو قارئین کے سامنے پیش کر سکے۔

حضرات! رسول اللہ کی خلق عظیم کا طرہ امتیاز ہمیشہ یہ رہا کہ آپؐ ہر امکانی حد تک فساد سے بچتے اور ہمیشہ امن کی راہیں اختیار کرتے تھے۔ مکہ کا تیرہ سالہ دورِ ابتلا گواہ ہے کہ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ نے سخت اذیتیں اور تکالیف اٹھائیں لیکن صبر پر صبر کیا۔ جانی اور مالی نقصانات بھی ہوئے پر مقابلہ نہ کیا بلکہ اپنے ساتھیوں کو یہ فرماتے رہے کہ ''انی امرت بالعفو فلا تقاتلوا'' کہ مجھے عفو کا حکم ہوا ہے۔ اس لئے تم لڑائی سے بچو۔

مگر جب دشمن نے ہجرت کے بعد بھی چین کا سانس لینے نہ دیا اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے تب اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے دفاع اور آزادی کی خاطر تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَاِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ (سورالحج 40:22)

ترجمہ: وہ لوگ جن سے بلاوجہ جنگ کی جا رہی ان کو بھی جنگ کرنے کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ ان پر ظلم کیا گیا ہے اور اللہ ان کی مدد پر قادر ہے۔

اس آیت میں واضح بتایا گیا ہے کہ جنگ کی ابتدا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے نہیں بلکہ دشمنان اسلام کی طرف سے ہوئی کہ وہ انتہائی ظلم کرنے والے تھے۔ چنانچہ اگلی آیت میں مسلمانوں کی مظلومیت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

''یہ وہ لوگ ہیں جن کو ان کے گھروں سے صرف ان کے اتنا کہنے پر کہ اللہ ہمارا رب ہے بغیر کسی جائز وجہ کے نکالا گیا۔'' (سورالحج آیت 41)

اس سے یہ بات بھی ظاہر ہوگئی کہ مسلمان دین کی وجہ سے مظلوم ہو کر رہ گئے تھے۔ دوسرا یہ کہ کفار کا مقصد دین اسلام کو نابود کرنا تھا، جس کے لئے مسلمانوں کو محض خود حفاظتی اور اپنے دفاع کی خاطر تلوار اٹھانی پڑی۔

یہ وہ وجوہات تھیں جن کی بنا پر آپ کو نا چاہتے ہوئے بھی تلوار اٹھانی پڑی جب کہ صحابہ بھی قتال کی خواہش نہیں کرتے تھے۔ بلکہ ناپسند کرتے تھے چنانچہ قرآن کریم اس بارہ میں فرماتا ہے:

کُتِبَ عَلَیۡکُمُ الۡقِتَالُ وَہُوَ کُرۡہٌ لَّکُمۡ ۚ

(سورۃ البقرۃ 217)

یعنی تم پر قتال فرض کر دیا گیا ہے جب کہ وہ تمہیں ناپسند تھا۔

اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو بھی یہی تعلیم دی کہ قتال کی خواہش نہ کی جائے چنانچہ فرمایا:

أَيُّهَا النَّاسُ، لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُوا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ (صحیح بخاری: 2265)

یعنی اے لوگو تمہیں چاہئے کہ دشمن کے مقابلہ کی خواہش نہ کیا کرو اور ہمیشہ خدا سے امن اور عافیت کے خواہاں رہو۔ ہاں اگر تمہاری خواہش کے بغیر حالات کی مجبوری سے کسی دشمن کے ساتھ تمہارا مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدمی دکھاؤ۔ (اور اس وقت) یہ جان لو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے۔

کیسی پاک اور موزوں تعلیم ہے کہ اول تو لڑائی اور جنگ کی خواہش نہیں ہونی چاہئے۔ بلکہ ہمیشہ امن کی خاطر کوششیں کرتے رہو اور ہر وہ راہ اپنائی جائے جس سے امن ہوتا ہو۔ ہاں اگر تمہیں مجبور کر دیا جائے تو پھر بزدلی نہ دکھاؤ بلکہ ثابت قدمی دکھاتے ہوئے اس یقین کے ساتھ تلوار اٹھاؤ کہ اگر تم شہید ہوئے تو جنت تمہاری منتظر ہے۔ یہ جنگ و قتال کے بارہ میں اسلام کی اور بانی اسلام کی تعلیم کا خلاصہ ہے۔

بہر حال آپؐ کے زمانہ میں جنگ کی جو بھی وجوہات رہی ہوں ہمارے سید و مولی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ایسی اعلیٰ اور عظمت والی ہے کہ وہ ہر قسم کے حالات میں اپنے نئے سے نئے اور حسین تر حسین جلوے بکھیرتی نظر آتی ہے۔

چنانچہ جب ہم بحیثیت سپہ سالار آپؐ کی ذات گرامی کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے دس سالہ قلیل ترین مدت میں سرزمین عرب کی تمام مخالف قوتوں کو مطیع کر کے ایک عظیم ریاست قائم کر لی تھی۔ عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنگیں تاریخ انسانی میں غیر معمولی طور پر ممتاز ہیں کہ اکثر دگنی، تگنی اور بعض اوقات دس گنی قوت سے مقابلہ ہوا اور قریب قریب ہمیشہ ہی فتح حاصل ہوئی۔ انسانی عقل دنگ رہ جاتی ہے کہ، کہ ایک ایسی شہری مملکت جو صرف چند محلوں پر مشتمل تھی وہ روزانہ 274 سے زیادہ مربع میل کے اوسط سے وسعت اختیار کرتی ہے اور دس سال میں دس لاکھ سے زائد مربع میل کے رقبہ پر پھیل جاتی ہے۔

اچھے سپہ سالار کی ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ کم سے کم جانی و

دیگر نقصان کے ساتھ اپنی افواج کو فتح سے ہمکنار کرے۔ اگر اس معیار پر ہم ہمارے آقا و مولیٰ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی سپہ سالارانہ صلاحیت کو پرکھیں تو آپؐ کے مقام کی رفعت اور بلندی کے سامنے دنیا کے بڑے بڑے سپہ سالار بھی بونے نظر آتے ہیں۔ آپؐ ہمیشہ کوشش کرتے کہ نہ صرف اپنی افواج بلکہ مخالفین کا بھی کم سے کم جانی نقصان ہو۔

قارئین کرام! برصغیر پاک و ہند کے برابر اس وسیع و عریض علاقے کی فتح میں کس قدر جانی نقصان ہوا اس کا اندازہ اس سے لگائیے کہ ان تمام جنگوں میں تقریباً ایک ہزار 18 افراد جاں بحق ہوئے۔ جن میں شہید ہونے والے مسلمانوں کی تعداد تقریباً 260 بنتی ہے۔ حضور ﷺ نے مدینہ کی دس سالہ زندگی میں کم وبیش 88 مہمات بھیجیں، ان میں سے کچھ ایسی تھیں جن کی قیادت کسی صحابی کے سپرد تھی یہ سرایا کہلاتی ہیں اور بعض کی قیادت خود رسول اللہ ﷺ نے کی جو غزوات کے نام سے مشہور ہیں، ان کی تعداد 27 ہے۔ جن میں سے 9 غزوات میں قتال کی نوبت پیش آئی جب کہ باقی غزوات میں بغیر قتال کے مقصد حاصل ہوگیا۔ 7 غزوات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پیشگی اطلاع مل گئی تھی کہ دشمن حملہ کی سازش کر رہے ہیں۔ سو آپؐ نے پیش قدمی فرمائی تا دشمن کو تیاری کا موقعہ نہ مل سکے اور اس طرح فریقین کا کم سے کم جانی نقصان ہو۔

سو اب اگر ہم آپ کی زندگی کی تمام مہمات، جن کی تعداد 88 ہے، کو جان بحق ہونے والے افراد، جن کی تعداد 1 ہزار 18 ہے، کی اوسط نکالیں تو ہر ایک مہم میں جانی نقصان کی اوسط 11 اشاریہ 5 بنتی ہے یعنی ہر ایک مہم میں قریب 12 افراد کا جانی نقصان ہوا۔ اب صرف مسلمانوں کے شہدا، جن کی تعداد 260 بنتی ہے، کی اوسط نکالی جائے تو اس کا عدد 3 نکلتا ہے۔ یعنی ہر مہم میں صرف 3 مسلمان شہید ہوئے۔ کہاں اتنا بڑا ملک عرب اور کہاں یہ عدد۔ کیا یہ بات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کہ بے مثال سپہ سالار ہونے پر مہر تصدیق نہیں۔ اللہ اللہ! کیا شان ہے!!

او چہ میدارد بمدح کس نیاز
مدح او خود فخر ہر مدحت گرے

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے زمانہ میں فاتح قوم کے سپہ سالار یا تو قیدیوں کی بڑی تعداد کو غلام بنا لیتے تھے اور پھر یہ غلامی نسل در نسل چلتی رہتی تھی یا پھر ان کو موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا تھا۔ آپ نے بطور سپہ سالار اپنی افواج کو اس ظلم سے روکا اور خود اس پر عمل کر کے بھی دکھایا۔ چنانچہ کل 27 غزوات میں مخالفین کے تقریباً 6560 افراد قیدی بنائے گئے جن میں سے تقریبا 6348 افراد کو بغیر کسی فدیہ اور شرط کے آزاد کر دیا گیا۔ ان میں سے 70 کو جو کہ بدر کے قیدی تھے فدیہ لے کر رہا کیا گیا باقی 145 کا ذکر نہیں ملتا مگر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمت اور بخشش کے پیش نظر یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ انکو بھی آزاد کر دیا گیا ہوگا۔ ان قیدیوں میں سے صرف ایک شخص کو قتل کیا گیا۔ وہ بھی اس کے جنگ میں شامل ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ کسی کے قتل کی سزا میں بطور قصاص مارا گیا۔

پھر اچھے سپہ سالار کی ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ وہ اپنے ساتھی سپاہیوں کا بہت خیال رکھتا ہے۔ رفاعہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ بدر کے سفر کے دوران ہم نے اچانک محسوس کیا کہ رسول کریم صلی اللہ ولیہ وسلم ہمارے ہمراہ نہیں ہیں۔ اصحابؓ نے ایک دوسرے کو آوازیں دے کر پوچھا کہ رسول اللہ کہاں ہیں؟ جب کچھ پتا نہ چلا تو سب رک گئے۔ اتنی دیر میں آپؐ پیچھے سے تشریف لائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو پریشان ہو گئے تھے، اس پر آپ نے فرمایا کہ علی کے پیٹ میں اچانک تکلیف ہوگئی تھی اور میں اس کی تیمارداری کے لئے رک گیا تھا۔

سواریوں کی کمی ہوتی ہے تو صحابہؓ کے ساتھ باری باری سواری پر سوار ہوتے ہیں۔ صحابہؓ اصرار کرتے ہیں کہ حضورؐ سوار رہیں تو آپؐ فرماتے ہیں، ”تم دونوں مجھ سے زیادہ طاقت ور نہیں ہو اور نہ میں اجر سے بے نیاز ہوں۔“ خندق کھودنے کی بات آتی ہے تو آپؐ بھی صحابہؓ کے ساتھ مل کر انہیں کی طرح کام کرتے ہیں، بھوک کی شدت سے جب ایک صحابی آپؐ کو اپنے پیٹ پر بندھا پتھر دکھاتا ہے تو آپ کے پیٹ پر دو پتھروں کو بندھا پاتا ہے۔

پھر ایک اچھا سپہ سالار کبھی بھی اپنے سپاہیوں کے حوصلے پست نہیں ہونے دیتا۔ آیئے! چلتے ہیں جنگ بدر میں جہاں دشمن کی طرف عتبہ، شیبہ، ابوجہل، امیہ بن خلف اور سہیل بن عمرو جیسے سورماؤں سے لدی ہوئی ایک ہزار کی فوج ہے جو قریب ساری کی ساری زرہ پوش اور تجربہ کار ہے جس میں 700 اونٹ 100 گھوڑے ہیں۔ دوسری طرف مسلمان سپاہیوں کی تعداد 313 ہے، صرف 70 اونٹ اور 2 گھوڑے ہیں۔ ان 313 میں سے صرف 60 کے قریب سپاہی تجربہ کار ہیں باقیوں کے پاس سامان حرب بھی پورا نہیں۔ جب اس بظاہر ضعیف لشکر کے سپہ سالار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دشمن کے لشکر کی اطلاع ملتی ہے تو اپنے صحابہؓ سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں، ”ھٰذا مکة قد القت الیکم افلاذ کبدھا“ کہ لو مکہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر گوشے نکال کر ڈال دیئے ہیں۔

یہ نہایت دانشمندانہ اور حکیمانہ الفاظ تھے جو آپؐ نے اس موقع پر فرمائے کیونکہ عین ممکن تھا کہ قریش کے ان نامور سورماؤں کا نام سنتے ہی کمزور طبیعت مسلمان بے دل ہو جاتے اور ان کے حوصلے پست ہو جاتے مگر ان الفاظ نے ان کی قوت متخیلہ کو اس طرف مائل کر دیا کہ گویا ان سرداران قریش کو تو خدا نے ہمارا شکار بننے کے لئے بھیجا ہے۔

پھر ایک بہترین سپہ سالار میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ خود بہت دلیر، بہادر اور شجاع ہوتا ہے۔ جنگ حنین کے موقعہ پر جب اچانک دشمن کے تیروں کے حملے سے مسلمان افواج کی سواریاں بدک جاتی ہیں تو عین جنگ کے گڑھ میں خدا کا یہ رسول چند فدائیوں کے ساتھ ایک چٹان کی مانند کھڑا رہتا ہے۔ تصور کیجئے کہ چاروں طرف سے تیروں کی بارش ہو رہی ہے مگر رسول خدا تھے کہ دشمن کی طرف بڑھنے کو بے تاب خچر کو مسلسل ایڑ لگا رہے ہیں۔ اور یہ نعرہ زبان پر ہے کہ:

انا النبی لا کذب
انا ابن عبد المطلب

کہ میں خدا کا نبی ہوں اور نبی جھوٹ نہیں بولا کرتے۔ تم لوگ تو مجھے جانتے ہو میں مکہ کے سردار عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔ جب مسلمان سپاہیوں نے اپنے سالار کو اکیلے میدان جنگ میں لڑتے دیکھا، اور اس کی پکار سنی تو انہوں نے بدکی ہوئی سواریوں سے چھلانگیں لگا دیں اور دوڑتے ہوئے میدان جنگ کی طرف بڑھے۔ روایت میں آتا ہے کہ صحابہ اس طرح بھاگے چلے آ رہے تھے کہ گویا کالی آندھی آ رہی ہو۔

پھر ایک اچھے سپہ سالار میں مشورہ کرنا اور اچھی جنگ کی حکمتِ عملی بنانا بھی وصف ہوتا ہے۔ چنانچہ غزوہ احزاب میں جب کہ مدینہ تین اطراف سے تو قدرے محفوظ تھا تاہم ایک طرف سے دشمن کے سنگین حملہ کا خطرہ تھا۔ آپؐ نے اس موقع پر صحابہ سے مشورہ کیا اور حضرت سلمان فارسیؓ کے مشورہ کے مطابق آپ نے مدینہ کی غیر محفوظ جہت کی طرف خندق بنانے کا فیصلہ فرمایا۔ یہ حکمت عملی کارگر ثابت ہوئی اور مسلمان افواج کو فتح حاصل ہوئی۔

احد کے موقعہ پر صحابہؓ سے مشورہ کرنے کے بعد آپؐ نے اپنی مرض کے خلاف مدینہ سے نکل کر جنگ کرنے کا فیصلہ فرمایا اور فوراً جنگ کی حکمت عملی بھی تیار فرمالی۔ احد پہاڑ کو اپنے عقب میں

اوراس کے نشیب میں واقعہ ایک درے پر 50 تیر انداز متعین کرنا یہ ایسی حکمت عملی تھی کہ جس کی وجہ سے چند گھنٹوں میں کفار مکہ کو شکست فاش ہوگئی، تاہم بعد میں درے پر متعین صحابہؓ کے درے کو خالی چھوڑ دینے سے مسلمانوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔

پھر فتح مکہ کے وقت آپ چاہتے تھے کہ قریش کی طرف سے مزاحمت نہ ہوتا کہ لڑائی کی نوبت نہ آئے سو آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہر کوئی اپنی اپنی آگ جلائے۔ اس طرح اس رات دس ہزار آگیں روشن ہوکر مر الظهران کے ٹیلوں پر ہیبت ناک اور پرشکوہ منظر پیش کر رہی تھیں۔ ابوسفیان نے جب یہ منظر دیکھا تو مقابلہ تو دور اس کی آنکھیں چندھیا گئیں اور وہ بے سدھ ہوگیا۔ عربوں کے دستور کے مطابق لشکر کے دس آدمیوں کی ایک ٹولی اپنی ایک آگ روشن کرتی تھی۔ اب یہاں دس ہزار آگیں مسلمانوں کے لشکر کی اصل تعداد کو کہیں زیادہ ظاہر کر رہی تھیں۔

دنیا کے سپہ سالار اور فاتحینِ عالم کے اس دستور سے کون ناواقف ہوگا کہ شہروں میں داخلے کے وقت آبادیوں کو ویران اور ان کے معزز مکینوں کو بے عزت اور ذلیل کر دیا جاتا ہے۔ صلیبی جنگ بازوں کی وہ مثال تاریخ کبھی نظر انداز نہیں کر سکے گی کہ 1099ء میں جب انہوں نے یروشلم پر قبضہ کرنے کے بعد 70,000 مسلمانوں، مردوں، عورتوں اور بے یارومددگار بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا تھا یا صلیب کے زیر سایہ لڑتی ہوئی انگریز فوج کی مثال جس نے 1874ء کے خدائی انعام کے سال میں ایک افریقی ملک کے دارالحکومت کو گولڈ کوسٹ کے معرکے میں نذر آتش کر دیا۔

لیکن رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی عظیم ترین فتح کو دیکھیں تو آپ کے عظمت اخلاق کا سب سے بڑا اور بلند اور روشن ترین مینار ایستادہ نظر آتا ہے۔ برطانیہ کا مشہور مستشرق سٹینلے لین پول اپنی کتاب The speeches and Table talk of the Prophet Muhammad میں لکھتا ہے:

جب آپؐ اپنے بدترین دشمنوں کے شہر میں بطور فاتح داخل ہوئے تو (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی فوج خاموشی اور امن و آشتی کے ساتھ وارد شہر ہوئی۔ کوئی مکان نہ لوٹا گیا۔ کسی عورت کی بے حرمتی نہ کی گئی۔ (حضرت) محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس انداز سے اپنے آبائی شہر میں دوبارہ داخل ہوئے کہ فتح کی تمام داستانوں میں سے اس سے زیادہ فاتحانہ شان سے داخلے کی مثال اور کہیں ڈھونڈنے سے نہیں مل سکتی۔

لیا ظلم کا عفو سے انتقام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

جنگ جس میں حدود و قیود کی کوئی پرواہ نہیں کی جاتی اور ہر چیز جائز سمجھی جاتی ہے، آپؐ نے اس کے لئے بھی ایسے قوانین وضوابط بنائے جن کے ذریعہ مستقل طور پر مسلمانوں کو جنگوں میں غارت گری اور قتل عام سے روک دیا گیا۔

احادیث میں سے آپ ﷺ کی جنگ سے متعلق تعلیم کا خلاصہ پیش ہے۔ آپؐ نے فرمایا کسی قوم سے دھوکا نہیں کرنا۔ عہد کو پورا کرنا ہے۔ دشمنوں کے مقتولوں کا مثلہ (یعنی میت کی بے حرمتی) نہیں کرنا۔ بچوں اور عورتوں اور مذہبی عبادت گاہوں کے لوگوں اور بوڑھوں کو قتل نہیں کرنا۔ قیدی قتل نہیں کرنا۔ کسی کے منہ پر ضرب نہ لگائی جائے۔ ملک میں اصلاح کرنا اور لوگوں سے احسان کا سلوک کرنا۔ عوام کی مقدس چیزوں کو کچھ نہ کہنا۔ پھلدار درخت کو نہ کاٹنا اور نہ کسی آبادی کو ویران کرنا۔ لوگوں کو خوشخبریاں دو، اور ایسا طریق اختیار نہ کرو جس سے ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہو۔ آسانیاں پیدا کرو، پڑاؤ ڈالو تو موجب تکلیف نہ بنو۔ وغیرہ۔ نیز بطور سپہ سالار آپؐ کی یہ تربیت ہی تھی جس کی وجہ سے مفتوح اقوام بھی مسلمانوں کے ان شعار کی قدر کرتیں اور چاہتیں کہ مسلمان ہی ان کے حاکم رہیں۔

آپؐ ایک بہترین اور کامیاب جرنیل تھے۔ سر مائیکل ہارٹ نے دنیا کے سو عظیم انسانوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ جس میں سب سے پہلے اس نے نبی آخرالزماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ قلمبند کیا ہے۔ اس کی وجہ بیان اس نے یوں لکھی ہے کہ انتہائی متاثر کن شخصیات میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا شمار سب سے پہلے کرنے پر (ممکن ہے) چند احباب کو حیرت ہو اور کچھ معترض بھی ہوں لیکن اصل میں یہی وہ واحد تاریخی ہستی ہے جو دینی اور دنیاوی دونوں محاذوں پر مکمل طور پر کامیاب رہی۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک سپاہی کے طور پر بھی غزوات میں حصہ لیا اور بطور جرنیل اپنے لشکر کی کمان کر کے بھی کامل نمونہ پیش کیا۔ جنگوں میں اکثر فتح پائی اور کبھی ساتھیوں کے پاؤں اکھڑ بھی گئے۔ مگر ہمیشہ اور ہر حال میں آپ کے پاکیزہ اخلاق اور جواہر نئی شان کے ساتھ ظاہر ہوئے۔ ہزاروں درود اور رحمتیں ہوں اس نبی پر جس نے دنیا کو بطور سپہ سالار بھی کامل نمونہ دکھایا۔

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

## نعت رسول مقبول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

محترمہ سعدیہ تسنیم سحر صاحبہ

اے محمدؐ دلبرم اے عارف و پرہیزگار
تو کہ ہے مہر نبوت تو خدائی شہریار

جب تلک اس جسمِ فانی میں دھڑکتا دل رہے
تیری گرویدہ رہوں اے صورتِ رشکِ بہار

اے محمدؐ مصطفٰی اے سیدِ ہر دو جہاں
آپؐ ہی وہ نور ہیں جس سے خدا ہے آشکار

زندگانی وہ ہے جس میں تیری رہ میں کٹ مروں
میں ہوں تیری مجھ پہ تو رکھتا ہے سارا اختیار

اے خدا کے نور، اپنا روئے روشن تو دکھا
تا کہ ظلمت دُور ہو روشن ہوں سب قرب و جوار

اے میرے پیارے تو سب نبیوں سے افضل بالیقین
سب شجاعوں سے شجاع اے دلستاں اے گلِ عذار

## خدا تعالیٰ کا وہ حکم جو متعدد مرتبہ قرآن کریم میں بیان ہوا

## کیا ہم اس پر عمل پیرا ہیں؟

کیا آپ جانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سب سے پہلا حکم کس چیز کے بارہ میں بیان فرمایا ہے؟

کیا آپ اس چیز کی اہمیت سے آگاہ ہیں جس کا عمومی ذکر قرآن کریم میں کم وبیش 700 مقامات پر آیا ہے اور جس پر عمل پیرا ہونے کا حکم صریحتاً 80 مرتبہ دیا گیا ہے؟

قارئین کرام! وہ چیز نماز ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے اس قدر ذکر فرمایا ہے۔

آپ تصور کریں کہ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت پیش آئی کہ اس شریعت کا جو انسانوں کے لئے آخری قرار دی گئی اور جس کے بعد کوئی اور کتاب نہیں اتاری جانی تھی، بہت بڑا حصہ نماز کے بارہ میں اور اس کی اہمیت کے بارہ میں نازل فرمایا؟۔

اس کا جواب یہ ہے کہ نماز ہی شریعت اور نماز ہی دین ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

’’نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجا آوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا، اس سے اپنی حاجات کا مانگنا، یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے، تو ایسا ہے، اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا اور پھر اس سے مانگنا، پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے؟ انسان ہر وقت محتاج ہے، اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔ اے خدا! ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا کی محبت اسی کا خوف، اسی کی یاد دل میں لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔

پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا؟ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں یہ سیرتِ کفار ہے۔‘‘

(ملفوظات۔ جلد 3، صفحہ 188-189)

# پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام اور چین

## میں پیدائشی پاکستانی تھا اور پاکستانی کی حیثیت میں دنیا سے جاؤں گا

مکرم پروفیسر پرویز ہود بھائی کے قلم سے

پاکستان کے اساطیری نظری طبیعات دان پروفیسر عبدالسلام میں عوام کی دل چسپی پوری دنیا میں نیٹ فلکس (Netflix) پر ریلیز ہونے والی ڈاکومنٹری ''سلام، دی فرسٹ ۔۔۔ نوبل لاریئٹ'' میں موجزن ہوئی ہے۔ اگرچہ ڈاکومنٹری ان کے سائنسی کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالتی ہے، بلکہ ان کی ذاتی تلخیوں پر اس سے بھی زیادہ، مگر اس میں بڑی خامی یہ ہے کہ ان کے چین مشنز کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ اس خامی کے لئے فلم بنانے والوں کو موردِ الزام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ پروفیسر عبدالسلام کی زندگی کا یہ پہلو عام طور پر پردۂ اخفا میں رہا حتی کہ ان کے رفقائے کار سے بھی جو ان سے بہت اچھی طرح شناسا تھے۔

تاہم دو چینی سائنسدانوں جنگ ہان سن Jinghan Sun اور ایگزآوڈانگ ین Xiaodong Yin نے اس مخفی پہلو سے پردہ اٹھایا ہے۔ ان کا مقالہ عبدالسلام اینڈ چائنا: چین کی سائنسی ڈیویلپمنٹ پر سلام کا انفلوئینس ان کی چھ چین یاترا پر ایک نگاہ۔ Abdus Salam and China - A view) on Salam's influnece on China 's Science Development based on six (visits to China

بیجنگ سے مارچ 2019ء میں ایک چینی زبان کے رسالے میں منظر عام پر آیا ہے۔ اس مقالے کی بنیاد ان اجلاسوں کی کاروائی کی رپورٹیں ہیں جو چائنیز اکیڈیمی آف سائنسز (Chinese Academy of Sciences) میں منعقد ہوئی تھیں۔ میرے چینی طبیعات دان دوستوں نے اس کے کچھ حصوں کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جس کی تفصیل پیش کی جاتی ہے۔

ان دو چینی سائنسدانوں کے مقالے سے یہ پتہ چلتا ہے کہ سلام نے پاکستان کے جوہری ہتھیاروں کے حاصل کرنے کے لئے چین کی مدد حاصل کرنے کی کوشش کی تھی۔ یہ امر کسی حد تک اس سوال کا جواب حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے:

پاکستان کے بمب پروجیکٹ میں سلام کا کیا کردار تھا۔؟

سلام کے دشمنوں کا کہنا ہے کہ انہوں نے کوئی کردار ادا نہیں کیا تھا جب کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے پاکستان کے نیوکلئیر راز امریکہ، اسرائیل اور بھارت کو دے دئے تھے۔ اس کے برعکس ان کے مداحوں کا کہنا ہے کہ سلام امن پسند انسان تھے جو جوہری ہتھیار کبھی بھی حاصل نہیں کرنا چاہتے تھے۔

تو پھر کس بات میں صداقت ہے۔؟

حقائق اب طشت از بام ہوکر ہمارے سامنے ہیں۔ پروفیسر سلام 1950 کی دہائی میں اکیڈیمک سپر سٹار بن چکے تھے۔ وہ چھ دفعہ چین گئے اور چین کے اعلیٰ افسران سے ملاقاتیں کیں۔ پہلی بار وہ چین 1958ء میں گئے جب وہ صدر ایوب خاں کے ہمراہ سائنسی مشیر کے طور پر گئے تھے اور وزیر اعظم زاؤ این لائی (Zhou Enlai) سے تنہا شرفِ ملاقات حاصل کیا تھا۔ دونوں کے درمیان پُرجوش ذاتی تعلق قائم ہو گیا۔ پھر وزیر اعظم زاؤ این لائی (Zhou Enlai) کی دعوت پر 1959ء میں پروفیسر سلام چین میں ایک کانفرنس میں شرکت کے لئے گئے۔ اس وقت تک چین نیوکلئیر پاور نہیں بنا تھا اور صدر ایوب خاں کو جوہری ہتھیاروں میں کوئی دل چسپی نہیں تھی۔

حالات میں زبردست تبدیلی مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد 16 دسمبر 1971ء کو آئی۔ اس کے محض چھ ہفتوں بعد صدر پاکستان ذوالفقار علی بھٹو نے 20 جنوری 1972ء کو ملتان میں پاکستانی سائنسدانوں کی میٹنگ کا اہتمام کیا۔ جذباتی بھٹو نے ان سائنسدانوں کو تلقین کی کہ وہ ایٹم بمب بنائیں، اس خواہش کا اظہار اس نے پہلی بار 1965ء میں کیا تھا۔ پروفیسر سلام بھی اس وقت وہاں موجود تھے اور اظہارِ خیال کیا تھا۔

سن اور ین (Sun-Yin) کی رپورٹ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے بعد بھٹو نے پروفیسر سلام کو 1972ء میں چین بھیجا تا کہ جوہری ہتھیاروں کی ٹیکنالوجی حاصل کرنے میں چین کا تعاون حاصل کیا جا سکے۔ رپورٹ کے صفحہ 120 پر مصنفین رقم طراز ہیں کہ پروفیسر سلام نے اپنی تیسری وزٹ کو غیر معمولی وزٹ not an ordinary visit قرار دیا تھا۔ وزیر اعظم زاؤ این لائی (Zhou Enlai) سے 5 ستمبر 1972ء کی شام کو ہونے والی میٹنگ میں پروفیسر سلام نے نیوکلئیر تعاون کی درخواست خدمت گزار کی۔

وزیر اعظم کا جواب بہت مناسب تھا: ''چائنیز اکیڈیمی آف سائنسز نے اس پر بڑی احتیاط سے غور و فکر کرنا ہے اور اس کے مطابق تیاریاں کرنی ہیں۔ ہم تمہارے یہاں تجربے اور ٹیکنالوجی کے لئے چند افراد بھیج دیں گے۔'' یہ بات صاف نہیں کہ آیا مصنفین اپنی رائے کا اظہار کر رہے ہیں جب وہ لکھتے ہیں: ''پروفیسر سلام اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکے، اگرچہ چاینا ان کے ساتھ روادار تو تھا مگر اس کے ساتھ حد درجہ محتاط بھی۔''

لیکن حال ہی میں شائع ہونے والے ایک اور مضمون جو امریکہ کی کارنیل یونیورسٹی (Cornell University) کے ڈاکٹر ینگ ینگ چینگ (Dr. Yangyang Cheng) ضبطِ تحریر میں لائے ہیں ان کے مطابق پروفیسر سلام کی چین وزٹ کے دو مہینے بعد ایک چائنیز ٹیم جس کے سربراہ جیانگ شین جی (Jiang Shenjie) تھا، اس ٹیم نے کانوپ KANUPP (کراچی

نیوکلیئر پاور پلانٹ) جو کینیڈین حکومت نے تحفہ میں دیا تھا، اس کی افتتاحی تقریب میں شرکت کی۔ جیانگ پیشہ کے لحاظ سے کیمسٹ اور نیوکلیئر انجنیئر تھا، جس نے چین کے جوہری ہتھیاروں کے پروگرام میں بنیادی کردار ادا کیا تھا، نیز وہ بیجنگ کے اٹامک انرجی انسٹی ٹیوٹ کا ڈپٹی ڈائریکٹر تھا۔

پروفیسر سلام نے بمب پراجیکٹ کی ذمہ داری تو قبول کر لی لیکن انہوں نے بمب ڈیزائن کی تفصیل میں شرکت نہیں کی۔ نیوکلیئر ایمپلوژن (Nuclear implosions) اب فرسودہ ہو چکا تھا اور وہ بڑے بڑے اہم ترین کاموں میں مصروف تھے۔ چنانچہ انہوں نے ستمبر 1972 میں اپنے سابق شاگرد رشید ڈاکٹر ریاض الدین، وفات 2013ء، کو ICTP ٹریسٹ (اٹلی) میں بم ڈیزائن کے لئے اپنے آفس میں مدعو کیا۔ ریاض الدین میرے سینئیر رفیق کار نے قائد اعظم یونیورسٹی اسلام آباد میں فزکس ڈیپارٹمنٹ کی داغ بیل رکھی تھی اور ذہنی استعداد کے مطابق وہ اس کام کے لئے بالکل موزوں شخص تھے۔

پروفیسر سلام نے ریاض الدین کو ہدایت کی کہ وہ نیوکلیئر رامپلوژن کی فزکس کا درک حاصل کرنے کے لئے تھیوری ٹیشنز (theoreticians) کا گروپ تشکیل دے۔ پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین منیر احمد خاں جس کے ساتھ پروفیسر سلام کے دوستانہ مراسم تھے، نے اس سمجھوتے کی منظوری دے دی۔ ریاض الدین جس کو عزت و وقار کا حامل تمغہ ہلال پاکستان 1998ء کے نیوکلیئر ٹیسٹ کے بعد تفویض کیا گیا تھا۔ انہوں نے اپنا فرض سمجھتے ہوئے حکم کی اطاعت کی۔ یہ سارا کام کس طرح اور کس رنگ میں پایہ تکمیل کو پہنچا، وہ ریاض الدین کی سوانح میں دیکھا جا سکتا ہے جو عنقریب منصۂ شہود پر آنے والی ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کیا ریاض الدین گروپ کا معلوماتی ذخیرہ اس ضمن میں اہم تھا؟

امریکنوں کا کہنا تھا کہ پاکستان کے پاس جوہری ہتھیاروں کے اس ٹیسٹ کے تفصیلی بلیو پرنٹ (blueprints) تھے جو چین نے 1960ء میں کیا تھا۔ ان بلیو پرنٹس کا ایک پلندہ بحری جہاز BBC Cargo سے ضبط کیا گیا تھا جو لیبیا کی جانب روانہ تھا۔ مزید جوہری مواد جو ڈاکٹر عبدالقدیر خاں نے بیچا تھا، وہ بھی پکڑا گیا تھا۔ اس کے بعد صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف نے ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کو حکم دیا تھا کہ وہ پاکستان ٹیلی ویژن پر آ کر اظہارِ ندامت کریں۔

بالفرض محال پاکستان کے پاس بلیو پرنٹس ہوتے تب بھی وہ بالکل بے سود تھے جب تک کہ بم بنانے میں کارفرما تھیوریٹیکل پرنسپلز (theoretcal principles) کی سوجھ بوجھ نہ ہو۔ لیبیا کے پاس یہی بلیو پرنٹس تھے مگر وہ کچھ نہ کر سکے۔ پاکستان کے لئے فزکس کے علم کے ساتھ ڈیزائن ٹمپلیٹ (design template) کے ہونے سے مزعومہ کام سہل ہو گیا۔ یوں کسی ایٹم بم کی طاقت میں کمی بیشی کرنا قدرے آسان ہو گیا اور اس کے ساتھ ساتھ بموں کے ڈیزائن میں ردوبدل کرنے کی صلاحیت حاصل کرنا بھی ممکن ہو گیا۔

یہ بات کہ پروفیسر سلام نے جوہری راز دوسرے ملکوں کو فریب سے فروخت کر دئے سراسر بے بنیاد جھوٹ ہے۔ ان لوگوں کا خود ساختہ جھوٹ اس کالے دھندے میں ملوث تھا۔ اور اس کے بعد ان کا کچا چٹھا کھل گیا۔ پروفیسر سلام بمب کے ڈیولپمنٹ کام میں شامل نہیں تھے، ماسوا عمومی طور پر نیز وہ ٹیکنیکل رازوں سے قطعی طور پر بے بہرہ تھے۔

تاہم پروفیسر سلام کے لئے ایک بہت بڑا اندوہناک واقعہ ہونے والا تھا۔ 1974ء نے ان کی زندگی کو اتھل پتھل کر دیا۔ پروفیسر سلام غم سے نڈھال ہو گئے جب بھٹو کی حکومت نے ان کی احمدیہ کمیونٹی کو غیر مسلم قرار دے دیا۔ اس سے قبل احمدی ہونے کے ساتھ پاکستانی قوم پرست ہونا ممکن تھا۔ اگرچہ پروفیسر سلام نے شجاعت کے ساتھ احمدی اور قوم پرست ہونے کی کوشش کی مگر اٹامک بم کی طرف ان کا رجحان رفتہ رفتہ تبدیل ہوتا گیا۔ بالآخر انہوں نے اٹامک بمب کو انسانیت کی بقاء کے لئے خطرہ جان لیا۔

اختتامیہ

میری زندگی کے بے شمار چھوٹے یا بڑے تأسفات میں سے ایک یہ ہے کہ میں کبھی جرأت نہ کر سکا کہ پروفیسر سلام کے ساتھ بمب کے مسئلے پر گفت وشنید کرتا۔

1984ء سے لے کر ان کی وفات سے دو یا تین ماہ قبل 1996ء تک انہوں نے اور میں نے گونا گوں مسائل جیسے سماجی، سیاسی اور سائنسی امور پر بحث کی لیکن اس موضوع پر کبھی بات نہیں کی۔ کیا ان کو اپنی گزشتہ کوششوں پر کوئی تاسف تھا؟ ان کو یہ معلوم تھا کہ میں نے جوہری ہتھیاروں کے خلاف اکثر لکھا اور بولا (بشمول پاکستان کے)۔ اگرچہ مجھے شک ہے کہ پروفیسر سلام کے احساسات میں تبدیلی آ گئی تھی مگر میں نے خود کو جونیئر سمجھا کہ میں اُن سے یہ سوال کرتا۔ (بشکریہ روزنامہ ڈان 30 نومبر 2019ء)

نوٹ: اس مضمون کے ترجمہ نگار کی ملاقات پروفیسر عبدالسلام سے میڈیسن وسکانسن میں 1982ء میں ہوئی تھی جب آپ وہاں یونیورسٹی میں لیکچر دینے کے لئے آئے تھے۔ آپ نے راقم کو اس کی اطلاع خط کے ذریعہ دی تھی۔ ان دنوں امریکی اخبارات (نیویارک ٹائمز، اور انڈیا ابراڈ) میں متعدد مضامین پاکستان کے نیوکلئر پروگرام کے بارہ میں شائع ہوئے تھے۔ ملاقات کے دوران جب راقم نے سوال کیا کہ کیا آپ نے اس ضمن میں پاکستان کی مدد کی ہے جیسا کہ اخبارات کہہ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا تھا:

It's a double edges sword (یعنی دو دھاری تلوار) یہ واقعہ مترجم کی کتاب ''ڈاکٹر عبدالسلام، مسلمانوں کا نیوٹن'' میں صفحہ 307 پر درج ہے جو 2003ء میں شائع ہوئی تھی۔

## آہ ہماری والدہ بھی چل بسیں!

مکرم محمد شفیق صاحب سکاربرو

میری والدہ محترمہ خوشنودی بیگم صاحبہ مورخہ 08 دسمبر 2018ء کو بقضائے الٰہی ٹورانٹو میں انتقال کر گئیں۔ آپ کی عمر تقریباً 95 برس تھی۔ آپ کے والد عبدالعزیز خاں صاحب، حضرت حافظ مختار احمد شاہجہانپوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسط سے خلافت ثانیہ کے دور میں 1924ء کے لگ بھگ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں بذریعہ خواب داخل ہوئے۔ آج بھی اُن کے قصبہ اُودے پورکٹیا (شاہ جہان پور) میں ان کی تعمیر شدہ مسجد موجود ہے اور وہاں معلم صاحب تعینات ہیں۔ میری والدہ 1939ء میں بیاہ کر قادیان آئیں۔ آپ کے خسر چوہدری بوٹے خاں صاحب، حضرت مرزا طاہر احمد رحمہ اللہ تعالیٰ کی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ مریم آپا صاحبہ کے محافظین خاص میں سے تھے۔ اس طرح میری والدہ مرحومہ کو حضرت سیدہ اماں جان نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا (حرم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی قادیان میں چند ایک بار خدمت کا بھی موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس وقت مرحومہ کے قریباً دس بھتیجے قادیان میں بحیثیت معلمین، کارکنان اور انسپکٹر ان، سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت بجا لا رہے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں ادا ہوئی اور بعد از تدفین مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ آپ نے اپنے لواحقین میں اکلوتا بیٹا خاکسار محمد شفیق اور میرے بھتیجوں کے اہل وعیال یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور ہم لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

# اقتصادی مساوات اور غربت کا خاتمہ

مکرم طارق حیدر صاحب ونڈسر

جماعت احمدیہ عالمگیر نے اپنے پیارے امام حضرت خلیفة الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں ''امن کا راستہ'' کے عنوان سے ایک بین الاقوامی تحریک کا آغاز کیا ہے جو نو نکات پر مشتمل ہے ان نکات کو سمجھنا اور سچے دل سے انسانیت کو امن کے اس راستے کا پیغام دینا ہی دراصل احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا بنیادی مقصد ہے۔

چنانچہ درج ذیل مضمون اس سلسلے کی ایک کاوش ہے، جس میں اقتصادی مساوات اور غربت کے خاتمے کے طریق اسلامی اصولوں کی روشنی میں تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک کی سورۃ الجاثیہ آیت 14 میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَ سَخَّرَ لَکُمۡ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الۡاَرۡضِ جَمِیۡعًا مِّنۡہُ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّقَوۡمٍ یَّتَفَکَّرُوۡنَ

ترجمہ: اور جو بھی آسمانوں میں اور زمین میں ہے اس میں سے سب اس نے تمہارے لئے مسخر کر دیا۔ اس میں غور و فکر کرنے والوں کے لئے یقیناً کھلے کھلے نشانات ہیں۔

اسلام جو کہ دین فطرت ہے اور انسان کے فطرت صحیحہ پر پیدا ہونے کی دلائل سے آگاہی دیتا ہے، اس کے نزدیک تمام انسان برابر ہیں اور خالق کے نزدیک سب سے معزز وہی ہے جو اپنے پیدا کرنے والے کے احکامات پر عمل کرنے والا ہو، انسان کا اچھا عمل اگر کسی دوسرے انسان یا حکومت کے ڈر کی وجہ سے ہو تو خالق پر لازم نہیں کہ اس کا اجر بھی دے۔ ایک سچا مسلمان وہ ہے جو اپنے عقیدے کی بنیادی باتوں کو سمجھتا ہے، اصولی طور پر انفرادی آزادی کے دباؤ کو کبھی قبول نہیں کرتا بلکہ ایک جماعت میں رہتے ہوئے اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھتا ہے۔

اسلام کے معاشی نظام میں ریاستی اور انفرادی آزادی کا مناسب امتزاج ہے۔ انفرادی آزادی لوگوں کو کاروبار کرنے اور اس سے حاصل دولت کو رضا کارانہ طور پر خرچ کرنے کے قابل بناتی ہے تاکہ آنے والی زندگی میں روحانی فوائد حاصل ہوں۔ دوسری طرف ریاستی مداخلت دولت مندوں کے ذریعہ غریبوں کو معاشی استحصال سے بچانے کے لئے فراہم کی جاتی ہے، جس کے لئے اسلام نے زکوٰۃ کا حکم دیا اور بیت المال کے ذریعے اس مال کی رسائی ضرورت مندوں تک ممکن بنائی، یوں صدقہ اور خیرات کو اسلام میں ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کی بارگاہ میں قبولیت حاصل کرنے کی خواہش کے ساتھ اپنی بیوی کے منہ میں کھانے کا نوالہ ڈالتا ہے وہ خیرات دینے کے مترادف ہے۔ یہ مثال ایک ایسا فعل ہے جس میں شوہر کی اپنی خواہش ایک اہم کردار ادا کرتی ہے۔ وہ اپنی بیوی سے محبت کرتا ہے اور اس کی دیکھ بھال کرنے سے خوشی حاصل کرتا ہے۔ تاہم، اگر اس کے مقصد میں خدا کو راضی کرنے اور اس کی قربت حاصل کرنے کی خواہش شامل ہو تو وہ اپنی گھریلو ذمہ داریوں کو نیک کام میں تبدیل کر سکتا ہے۔ ایک بار جب وہ یہ سب کر دیتا ہے، تب نہ صرف اسے خود ہی اپنے کام سے اطمینان ملے گا، بلکہ وہ نیک عمل کرنے پر خدا سے انعام کی توقع بھی کر سکتا ہے۔ اور دراصل یہی حقیقی اسلام ہے کہ نیک اعمال کی بجا آوری اپنے خالق کی رضامندی سے منسلک رہے۔

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دنیا سے بے رغبتی اور زہد یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کرلے اور اپنے مال کو برباد کر دے (یعنی اپنے پاس مال نہ رکھے) بلکہ زہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو۔

(جامع ترمذی۔ کتاب الزھد، باب ماجاء فی الزھادۃ الدنیا)

دولت انسانی مہارت، علم اور وسائل پر مشقت اور محنت کے استعمال سے پیدا ہوتی ہے، جسے خدا نے مہیا کیا ہے۔ لہٰذا پیدا شدہ دولت کو نہ صرف سرمایہ اور مزدوری کے درمیان بانٹنا چاہئے، بلکہ ان دونوں کو عام معاشرے کے مابین بھی مشترکہ ہونا چاہئے۔ اور کلی توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر رکھنا اور اس کی رضا میں راضی رہنا ہی ایک حقیقی مسلمان کا وہ وصف ہے جو اسے دوسرے انسانوں سے ممیّز کر کے اشرف المخلوقات کے دائرہ میں لا کھڑا کرتا ہے۔ اس دور کے حکم و عدل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسباب پر بھروسے اور اللہ تعالیٰ پر کلی توکل کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

''قرآن شریف اس قسم کی آیتوں سے بھرا پڑا ہے کہ وہ متقیوں کا متولی اور متکفل ہوتا ہے۔ تو پھر جب انسان اسباب پر تکیہ اور توکل کرتا ہے، تو گویا خداتعالیٰ کی اُن صفات کا انکار کرتا ہے اور اُن اسباب کو ان صفات سے حصہ دیتا ہے اور ایک اور خدا اپنے لئے اسباب کا تجویز کرتا ہے، چونکہ وہ ایک پہلو کی طرف جھکتا ہے۔ اس سے شرک کی طرف گویا قدم اٹھاتا ہے۔ جو لوگ حکام کی طرف جھکے ہوئے ہیں اور اُن سے انعام یا خطاب پاتے ہیں۔ اُن کے دل میں اُن کی عظمت خدا کی سی عظمت داخل ہو جاتی ہے۔ وہ ان کے پرستار ہو جاتے ہیں اور یہی ایک امر ہے جو توحید کا استیصال کرتا ہے اور انسان کو اس کے اصل مرکز سے ہٹا کر دور پھینک دیتا ہے۔ پس انبیاء علیہم السلام یہ تعلیم دیتے ہیں کہ اسباب اور توحید میں تناقض نہ ہونے پاوے، بلکہ ہر ایک اپنے اپنے مقام پر رہے اور مآل کار توحید پر جا ٹھہرے۔ وہ انسان کو یہ سکھانا چاہتے ہیں۔ کہ ساری عزتیں، سارے آرام اور حاجات براری کا متکفل خدا ہی ہے۔ پس اگر اس کے مقابل میں کسی اور کو بھی قائم کیا جاوے تو صاف ظاہر ہے کہ دو ضدوں کے تقابل سے ایک ہلاک ہو جاتی ہے۔ اس لئے مقدم ہے کہ خداتعالیٰ کی توحید ہو۔ رعایت اسباب کی جاوے۔ اسباب کو خدا نہ بنایا جاوے۔ اسی توحید سے ایک محبت خداتعالیٰ سے پیدا ہوتی ہے جب کہ انسان یہ سمجھتا ہے کہ نفع و نقصان اسی کے ہاتھ میں ہے۔ یعنی خداتعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ محسن حقیقی وہی ہے۔ ذرہ ذرہ اسی سے ہے۔ کوئی دوسرا درمیان نہیں آتا۔ جب انسان اس پاک حالت کو حاصل کر لے۔ تو وہ موحد کہلاتا ہے۔ غرض ایک حالت توحید کی یہ ہے کہ انسان پتھروں یا انسانوں یا اور کسی چیز کو خدا نہ بنائے، بلکہ ان کو خدا بنانے سے بیزاری اور نفرت ظاہر کرے اور دوسری حالت یہ ہے کہ رعایت اسباب سے نہ گزرے۔''

(ملفوظات۔ جلد دوم، صفحہ 58۔ جدید ایڈیشن مطبوعہ ربوہ)

حضور علیہ السلام ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

پس مخلوق کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے کہ اگر انسان اسے

چھوڑ دے اور اس سے دور ہوتا جاوے تو رفتہ رفتہ پھر وہ درندہ ہو جاتا ہے۔ انسان کی انسانیت کا یہی تقاضا ہے اور وہ اسی وقت تک انسان ہے جب تک اپنے دوسرے بھائی کے ساتھ مروت، سلوک اور احسان سے کام لیتا ہے اور اس میں کسی قسم کی تفریق نہیں ہے۔
(ملفوظات۔ جلد 4، صفحہ 216-217۔ ایڈیشن 2003۔ مطبوعہ ربوہ)

اسلام نے انسانوں میں موجود ہر قسم کی تفریق کو ختم کر دیا یہاں تک کہ تاریخ انسانیت میں پہلی بار اسلام نے انسان کو غلامی سے نجات دلائی۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب ''اسلام کا اقتصادی نظام'' میں تحریر فرماتے ہیں:

''یونان اور روما کی تاریخ بتاتی ہے کہ ان کی آبادی غلاموں کی خدمات کی رہین منت ہے، مصر کی تاریخ بھی بتاتی ہے کہ اس کی آبادی غلاموں کی خدمات کی وجہ سے ہوئی، فرانس اور سپین کی تاریخ بھی بتاتی ہے کہ ان کی ترقی ان خدمات کی رہین منت تھی جو آج سے دو تین سو سال پہلے ان ممالک میں غلاموں نے سرانجام دیں، اور جنہوں نے ان کی اقتصادی حالت کو ترقی دے کر کہیں سے کہیں پہنچا دیا۔ پس غلامی اور اقتصادی مسائل چونکہ باہم لازم وملزوم ہیں اس لئے میں نے بتایا ہے کہ اسلام کا نظام کیسا کامل ہے کہ اس نے شروع سے ہی غلامی پر تبر رکھ دیا اور کہہ دیا کہ اس کے ذریعے جو ترقی ہوگی وہ کبھی شریفانہ اور باعزت ترقی نہیں کہلا سکتی۔''
(اسلام کا اقتصادی نظام۔ صفحہ 36)

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورۃ النساء میں وراثتی نظام کو جس کمال تفصیل سے بیان کر کے انسانی رشتوں کو مزید مضبوط فرمایا ہے اس کی مثال کسی اور الہامی کتاب میں تلاش کرنا ممکن نہیں۔

ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مومنین کو اللہ تعالیٰ کے راستے میں خرچ کرنے کی یاددہانی کرواتے ہوئے فرماتے ہیں:

پس مومن ہونے کے لئے صرف منہ سے یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم ایمان لائے یا ہم مسلمان ہیں یا یہ کہہ دینا کافی نہیں کہ ہم ایک خدا کو مانتے ہیں جو رزّاق ہے۔ ایمان کے اعلان اور صفت رزّاق پر یقین کے لئے عملی نمونے دکھانے کی ضرورت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ رزّاق ہے تو جو کامل ایمان والا ہے وہ کبھی رزق کی کمی سے نہیں ڈرتا۔ اس کو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے رزق مہیا کرنے کے سامان پیدا فرما دے گا اور پھر وہ اللہ تعالیٰ کے دیئے ہوئے رزق کو اس کے حکم کے مطابق خرچ کرتا ہے۔ بہتر رزق پانے والا جس کے حالات بہتر ہیں، مالی حالات بہتر ہیں، معاشی حالات بہتر ہیں دوسرے کو بھی اپنے مال میں حصہ دار بناتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ زیادہ آمدنی والا ضرورت مند کی ضرورت پوری کرتا ہے۔ جس میں اپنے قریبی بھی ہیں، رشتہ دار بھی ہیں، ہمسائے بھی ہیں بلکہ مسلمان مسلمان کا جو بھائی ہے تو تمام امت کو اس کا حق ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ امیر اسلامی ممالک جو ہیں ان کو اپنے غریب ملکوں کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ ان کی ترقی کس طرح کی جائے اور پھر ہی یہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق صحیح حق ادا کرنا ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ فَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّہٗ وَالْمِسْکِیْنَ وَابْنَ السَّبِیْلِ اور اٰتِ کا جو اللہ تعالیٰ نے لفظ فرمایا (الف سے) اس لفظ میں اعزاز کے ساتھ چیز دینا شامل ہے اور پھر حق کا لفظ استعمال کر کے مزید اس کو کھول دیا کہ اعزاز کے ساتھ ان کی خدمت کرنا تمہارا فرض ہے۔ یہ عطا نہیں ہے، یہ بخشش نہیں ہے، یہ خیر نہیں ہے جو تم دوسرے کو ڈال رہے ہو۔ بلکہ جو زائد رقم ہے اس میں سے ان کو دینا تم پر فرض ہے۔''
(خطباتِ مسرور، جلد ششم، صفحہ 448)

خدا تعالیٰ دنیا کو توفیق دے کہ وہ نور اسلام سے مستفیض ہو، تا کہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی نافرمانی کی وجہ سے جو اس دنیا میں فساد برپا ہے اس سے بچ سکیں کیونکہ اب خدا کی پہچان کروانے اور اس تک پہنچانے کا یہی ایک ذریعہ ہے جو بندے کو خدا کا صحیح عابد بنائے گا اور مخلوق میں تفریق مٹائے گا، جو آنحضرت ﷺ کا صحیح اور حقیقی مطیع اور فرمانبردار بنائے گا۔ اللہ کرے کہ دنیا اس اہم بنیادی اصول اور نکتے کو پہچان لے۔ آمین


## خدمت کا ایک انمول موقع

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا کے حصہ اردو کے لئے Graphic Designer & Layout کی ضرورت ہے ۔ براہ کرم ایسے نوجوان جو رضا کارانہ خدمتِ دین کا جذبہ رکھتے ہوں اس انمول موقع سے فائدہ اٹھائیں اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب چیف ایڈیٹر احمدیہ گزٹ سے رابطہ فرمائیں۔

Tel_416-602-7781

Email: hadialichaudhary@gmail.com


# مرحوم بھائی عبدالکریم مبشر

مکرم عبدالکریم قدسی صاحب

27 نومبر 2019ء کا خطبہ جمعہ سننے کے بعد جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت میرے بھائی مکرم عطاء الکریم مبشر کی نماز جنازہ غائب پڑھائی اور ان کا ذکرِ خیر فرمایا اور خاکسار کو ''جماعت کا شاعر'' کے لقب سے نوازا۔

جان لیوا مرض پہ ہنستا تھا
میرا بھائی بھی کیا قلندر تھا
مغفرت کی دعا دی مرشد نے
کیا ہی وہ بخت کا سکندر تھا

اس کے اوصاف بھی بیان ہوئے
تذکرہ خاندان کا بھی ہوا
پیر و مرشد نے از راہِ شفقت
مجھ کو شاعر احمدیت کا بھی کہا

تذکرہ ، قیمتی اثاثہ ہے
آنے والی ہماری نسلوں کا
خود ہی موسم خیال رکھتا ہے
صدق اور عاشقی کی فصلوں کا

اے خدا! میرے پیارے بھائی سے
مغفرت کا سلوک کیجئے گا
اور پسماندگان کے دل پر
اپنی شفقت کا ہاتھ رکھیئے گا

# نیشنل تبلیغی منصوبہ
# ایک نظر میں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرالعزیز کی تبلیغ سے متعلق خصوصی ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے نیز حضور انور کی دعاؤں اور منظوری کے ساتھ کینیڈا میں تبلیغی مہم کو بہتر رنگ میں چلانے کے لئے نیشنل تبلیغی منصوبہ تشکیل دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد کینیڈا میں بسنے والے ہر فرد تک اسلام اور احمدیت کے پیغام کو پہنچانا ہے۔ آئیں ہم سب آگے بڑھیں اور اس مقدس فریضہ کی ادائیگی میں اپنا حصہ ڈالیں۔

ہر احمدی ہفتہ میں ایک دن تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی کوشش کرے گا۔

500 داعیان خصوصی تیار کئے جائیں گے۔

100 چھوٹے قصبوں و دیہاتوں میں پیغام پہنچایا جائے گا۔

9 لاکھ فلائرز تقسیم کئے جائیں گے۔

مساجد میں 150 اوپن ہاوسز کا انعقاد کیا جائے گا۔

200 بین المذاہب اور پیس کانفرنسز کا انعقاد کیا جائے گا۔

4000 غیر احمدی احباب کو احمدی گھروں میں مدعو کیا جائے گا۔

جلسہ سالانہ کینیڈا 2020ء کے موقع پر 500 غیر مسلم، غیر از جماعت مسلمانوں کو مدعو کیا جائے گا۔

ہر داعی الی اللہ روزانہ تبلیغی منصوبہ کی کامیابی کے لئے دعا کرے گا۔

300 بیعتوں کا تحفہ حضور انور کی خدمت میں پیش کیا جائے گا۔

انشاءاللہ تعالیٰ!

(شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا)

# قرآن ہاتھ میں پکڑا ”کافر“ اور تیسری دنیا کی بہبود کا ”فقیر“

مکرم محمد آصف منہاس صاحب

محترم کرامت اللہ غوری صاحب مختلف ممالک میں پاکستان کے سفیر رہے ہیں۔ ریٹائرمنٹ کے بعد سے کینیڈا میں مقیم ہیں۔ایک نستعلیق آدمی ہیں۔لکھنے پڑھنے سے شغف رکھتے ہیں۔ ان کی اہلیہ محترمہ عابدہ کرامت بھی ان کی طرح شاعرہ اور ادیبہ ہیں۔اپنی پیشہ وارانہ زندگی میں وہ مختلف سربراہانِ مملکت سمیت سینکڑوں لوگوں سے ملتے رہے ہیں۔ان میں سے کچھ لوگوں سے متعلق ذاتی تجربات پر مشتمل تذکرہ انہوں نے اپنی کتاب ”بارِ شناسائی“ میں کیا ہے۔اس دلچسپ کتاب میں انہوں نے ممتاز احمدی نوبل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر ڈاکٹر محمد عبدالسلام صاحب سے بھی اپنی تین ملاقاتوں کا احوال ”ہیرا جس کی ہم نے قدر نہ کی“ کے ذیلی عنوان سے بیان کیا ہے۔

نوبل انعام ملنے کے بعد جاپان فاؤنڈیشن نے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کو جاپان مدعو کیا۔ اس وقت کرامت غوری صاحب ٹوکیو میں پاکستان کے سفارت خانے میں بطور قونصلر تعینات تھے۔جاپان فاؤنڈیشن کے اہلکار نے ہی غوری صاحب کو پروفیسر سلام کی آمد کی اطلاع دی۔

غوری صاحب لکھتے ہیں:

”انہوں نے طبیعات یعنی فزکس میں دنیا کا سب سے سب وقیع اور معتبر نوبل انعام جیت کر صرف پاکستان ہی کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام کا نام روشن کیا تھا۔پوری امت مسلمہ کا مان بڑھایا تھا۔لیکن ہماری بدنصیبی بلکہ خود اپنے حق میں ستم رانی کا کمال یہ تھا کہ پاکستان کے سیاسی اور مذہبی حلقوں میں اس اعزاز و اکرام پر مسرت کی لہر کا دوڑنا تو کجا یوں لگتا تھا جیسے اوس سی پڑ گئی ہے۔“

جاپانیوں کی سائنس سے محبت اور مشرقی ممالک میں ایک قابل فخر سائنسدان کی پیدائش کا ذکر کر کے مزید لکھتے ہیں:

”میں سمجھ سکتا تھا کہ حکومت جاپان نے پروفیسر عبدالسلام کو اعزاز و اکرام کے ساتھ جس طرح مدعو کیا تھا اس کے پس پردہ کیا حکمت کام کر رہی تھی۔--- پروفیسر سلام اپنے تحقیقاتی کارناموں کے لئے جتنے مشہور تھے، اتنے ہی جوہری طاقت کے پرامن استعمال کے شدومد سے حامی ہونے کے بھی داعی تھے۔---“

کرامت غوری صاحب نے اس وقت کے سفیر جاپان قمرالاسلام صاحب کو اس کی اطلاع دی اور ڈاکٹر صاحب کے استقبال کی اجازت طلب کی۔ یہ ضیاء الحق کا دورِ سیاہ تھا، سفیر صاحب گھبرا گئے اور بقول غوری صاحب میرے استدلال پر آئیں بائیں شائیں کرتے رہے۔لکھتے ہیں:

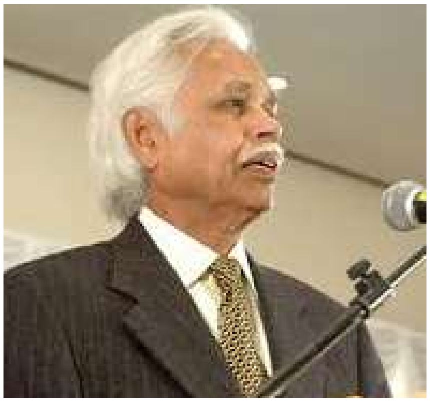

”اور پھر اچانک ان کی آنکھوں میں چمک آگئی۔ کہنے لگے: دیکھئے حسن اتفاق ہے کہ میں ان دنوں جاپان سے باہر رخصت پر ہوں گا۔---

آپ سفارت خانے کے امور کے نگران اور قائم مقام سفیر ہوں گے۔آپ جانیں اور آپ کا کام، میرے سر سے تو بلا ٹل رہی ہے۔“

غوری صاحب نے بحیثیت قائمقام سفیر ائیر پورٹ پر ڈاکٹر صاحب موصوف کا استقبال کیا، لکھتے ہیں:

”وہ سراپا عجز و نیاز اور ہمہ تن انکسار تھے (کہنے لگے)” آپ نے بڑی ہمت دکھائی ہے کہ مجھے لینے یہاں چلے آئے ہیں۔--- میرے لئے تو یہ پہلا موقع ہے کہ کوئی پاکستانی سفارت کار مجھے خوش آمدید کہہ رہا ہے۔“ ”ان سے جتنی مرتبہ ملاقات کی، انہیں خوش خلق اور انکساری کا پیکر پایا۔ان کے ہونٹوں پر تبسم ہوتا تھا، آنکھوں میں فطری ذہانت کی روح پرور چمک اور چہرے پر عجز و نیاز کی پرچھائیاں۔ بات کرتے تھے تو ملائمت کے ساتھ اور گفتگو میں ظرافت کے چھینٹے، جیسے بادل اپنی فیاضی میں خشک سے خشک تر زمین کو بھی سیراب کرنا چاہتا ہو۔“

غوری صاحب کی ڈاکٹر عبدالسلام سے دوسری ملاقات الجزائر میں ہوئی جہاں غوری صاحب سفیر پاکستان کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔

لکھتے ہیں:

”مجھ سے نجی گفتگو میں انہوں نے جو ایک بات کہی وہ میری دانست میں ہر مسلمان کے لئے ایک لازوال تحفہ اور نصیحت ہے۔ فرمانے لگے کہ” میں سائنس میں جتنی ریسرچ کرتا ہوں، ذات باری تعالیٰ کی حقانیت اور اس کے قادر مطلق ہونے پر میرا ایمان اتنا ہی زیادہ پختہ اور غیر متزلزل ہوجاتا ہے!“ اپنی نوبل پرائز وصولی کی تقریب میں ڈاکٹر صاحب موصوف نے سورۃ الملک کی آیات کی تلاوت کی تھی اس حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

”فرمانے لگے سائنس میں ادراک جتنا جتنا بڑھتا جاتا ہے، اتنا ہی اس ناقابل تردید حقیقت پر ایمان لاریب ہوتا جاتا ہے کہ اس تنظیم کے ساتھ اس متنوع کائنات کا چلانے اور قائم رکھنے والی صرف ایک قوت ہے جو احد ہے جس کا نہ کوئی شریک ہے نہ ثانی!“

کرامت غوری صاحب کی ڈاکٹر عبد السلام سے تیسری ملاقات کویت میں ہوئی۔” لیکن اس وقت تک کام کی زیادتی نے ان کی صحت کو دیمک کی طرح چاٹ لیا تھا۔میرا دل ڈوب گیا، جب وہ جہاز سے وہیل چیئر پر اترے۔--- کویت یونیورسٹی میں ان کا ڈیڑھ گھنٹے کا خطاب تھا۔--- سننے کے لئے کویت کے امیر اور ولی عہد کے سوا حکمران شاہی خاندان اور کویتی کابینہ کا ہر اہم رکن آڈیٹوریم میں موجود تھا۔

(باقی صفحہ 32)

# حفظ القرآن سکول۔ایک سہ ماہی رپورٹ

## ستمبر تا نومبر 2019ء

مکرم حافظ راحت احمد چیمہ صاحب

موسم گرما کی تعطیلات کے بعد مورخہ 3 ستمبر کو حفظ القرآن کلاسز کا دوبارہ آغاز ہوا۔ امسال 19 نئے امیدواران میں سے 10 طلباء انٹرویو اور ٹیسٹ میں کامیابی کے بعد داخلہ کے حقدار قرار پائے۔

مورخہ 7 ستمبر سے دوسرے سیمسٹر کے امتحانات کا آغاز ہوا۔

مورخہ 19 ستمبر کو سالانہ کھیلوں کا انعقاد کیا گیا۔ اجتماعی کھیلوں فٹبال، باسکٹ بال، رسہ کشی اور ریلے ریس کے علاوہ طلباء نے انفرادی کھیلوں مثلاً دوڑ، لمبی چھلانگ اور بیڈمنٹن میں بھی بھرپور جوش وخروش سے حصہ لیا۔

مکرم مولانا داؤد حنیف صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ کینیڈا نے اختتامی تقریب کی صدارت فرمائی اور طلباء میں انعامات تقسیم کئے۔

نور حزب کے طلباء نے باسکٹ بال، فٹبال اور رسہ کشی کے مقابلوں میں اول پوزیشن حاصل کی۔

انفرادی مقابلہ جات میں مندرجہ ذیل طلباء انعامات کے حقدار قرار پائے۔

### لمبی چھلانگ

اول: عزیزم انصار خان
دوم: عمار احمد
سوم: ایان احمد

100 میٹر دوڑ

اول: مدبر اللہ
دوم: عمار احمد
سوم: انصار خان

### بیڈمنٹن سنگلز

اول: مدبر اللہ
دوم: فاران طارق

### بیڈمنٹن ڈبلز

اول: مدبر اللہ اور لبیب الرحمٰن
دوم: فاران محمود اور خاقان احمد

عزیزم مدبر اللہ بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

مورخہ 25 ستمبر کو حفظ القرآن سکول اور جامعہ احمدیہ کے طلباء کے لئے سالانہ پکنک کا اہتمام کیا گیا۔ صبح ساڑھے دس بجے گاڑیوں اور بس میں سوار طلباء اور اساتذہ کا قافلہ Bluffers Beach Park پہنچا۔ خوشگوار موسم کا فائدہ اٹھاتے ہوئے طلباء نے جھیل میں تیراکی کی اور مختلف کھیلوں میں حصہ لیا۔ دوپہر میں باربی کیو کا انتظام کیا گیا تھا۔ شام چھ بجے کے بعد پیس ویلج واپسی کے لئے روانہ ہوئے۔

مورخہ 11 اکتوبر کو سالانہ مقابلہ تلاوت منعقد کیا گیا۔ جس میں تمام طلباء نے حصہ لیا۔

اول: عزیزم منصف انعام
دوم: عزیزم باسط احمد
سوم: عزیزم انصار خان

مورخہ 8 نومبر کو حفظ القرآن سکول کے طلباء نے Remembrance Day کی نیشنل کیمپین میں حصہ لیا۔

مورخہ 15 نومبر کو مقابلہ اذان منعقد کیا گیا۔ جس میں تمام طلباء نے بھرپور تیاری کے ساتھ حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں عزیزم منصف انعام نے اول پوزیشن حاصل کی۔ جب کہ عزیزم باسط احمد نے دوم اور عزیزم انصار خان نے سوم پوزیشن حاصل کی۔

25 نومبر کو طلباء کے لئے فٹبال ٹورنامنٹ منعقد کیا گیا۔ جس میں تمام طلباء نے بھرپور جوش وخروش سے حصہ لیا۔ اس مقابلہ میں عزیزم عزیر شافی نے اول پوزیشن حاصل کی۔ جب کہ عزیزم نجیب احمد دوم اور عزیزم باسط احمد سوم انعام کے حقدار قرار پائے۔

مورخہ 27 نومبر کو حفظ القرآن سکول میں جلسہ سیرت النبی ﷺ کا انعقاد کیا گیا۔ طلباء نے اپنی تقاریر میں نبی کریم ﷺ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

عزیزم منصف انعام نے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کا آغاز کیا۔ جب کہ عزیزم فاران محمود نے تلاوت کا انگریزی ترجمہ پیش کیا عزیزم حاشر رافع نے خوش الحانی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نعتیہ نظم، وہ پیشوا ہمارا، پڑھی۔

عزیزم ابراہیم محمود نے ''اسوۂ کامل'' کے موضوع پر تقریر کی۔

عزیزم زرناب جمیل نے ''آنحضور ﷺ کا بچوں سے پیار'' کے موضوع پر انگریزی میں تقریر کی۔

اس کے بعد عزیزم انصار خان نے عربی قصیدہ پیش کیا۔ جس کا انگریزی ترجمہ عزیزم ایان زبیر نے پڑھا۔

عزیزم ابرار اعجاز نے ''آنحضور ﷺ بطور بہترین لیڈر'' کے موضوع پر تقریر کی۔

عزیزم عزیر شافی نے ''آنحضرت ﷺ کے عشقِ قرآن'' پر روشنی ڈالی۔

طلباء کی تقاریر کے بعد مکرم زبیر افضل صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کینیڈا نے طلباء سے خطاب فرمایا۔ اور طلباء کو اسوۂ حسنہ کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کے متعلق نصائح کیں۔

جلسہ کے اختتام پر طلباء کے تین احزاب، نور، ناصر اور محمود کے مابین مقابلہ کوئز کروایا گیا۔

ہر جمعہ کے روز طلباء حضور انور کا خطبہ جمعہ براہِ راست سکول میں ہی سنتے ہیں اور ساتھ ساتھ نوٹس بھی لیتے ہیں۔ بعد ازاں طلباء سے خطبہ سے متعلق سوال وجواب بھی کئے جاتے ہیں۔

حفظ القرآن سکول میں ہر ہفتہ کے روز طلباء کو ایجوکیشن بورڈ کی ہدایات کے مطابق ریاضی، انگلش اور سائنس وغیرہ پڑھانے کا انتظام بھی موجود ہے، تاکہ طلباء کے سکول کی پڑھائی کا حرج نہ ہو۔ اس مقصد کے لئے خواتین اساتذہ کی مدد حاصل کی جاتی ہے۔

اس انتظام کی وجہ سے طلباء کو ریگولر سکول کی پڑھائی میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی، اور نہ ان کا کوئی تعلیمی سال ضائع ہوتا ہے۔

سکول میں تفریح کے دوران طلبا ایوانِ طاہر جم میں مختلف کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔

تمام طلباء کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت کے مطابق تفریح کے اوقات میں روزانہ دودھ اور ابلے ہوئے

انڈے دیئے جاتے ہیں۔

اس وقت کل 28 طلباء حفظ سکول میں داخل ہیں۔

☆ 3 طلباء 20 پاروں سے زائد حفظ کر چکے ہیں۔

☆ 13 طلباء 10 سے 20 پاروں کے درمیان حفظ کر چکے ہیں۔

☆ 10 نئے طلبا نے ابھی 10 پاروں سے کم حفظ کیا ہے۔

☆ 2 طلبا حفظ مکمل ہونے کے بعد دہرائی کر رہے ہیں۔

☆ کیلگری اور ورجینیا سے ایک ایک طالب علم کو بذریعہ سکائپ تدریس میں شامل کیا جاتا ہے۔

اس سہ ماہی کے دوران ایک طالب علم عزیزم حاشر رافع ابن عبدالرافع صاحب نے تکمیل حفظ قرآن کی سعادت حاصل کی۔

اس طرح حفظ القرآن سکول سے فارغ التحصیل طلباء کی کل تعداد 40 ہوگئی۔ الحمدللہ

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ حفظ قرآن سکول کے طلباء کی مساعی میں برکت ڈالے اور انہیں وقف کی حقیقی روح سے پروان چڑھائے۔ آمین

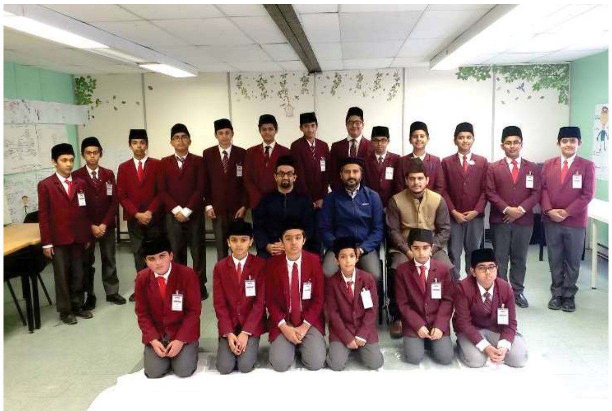

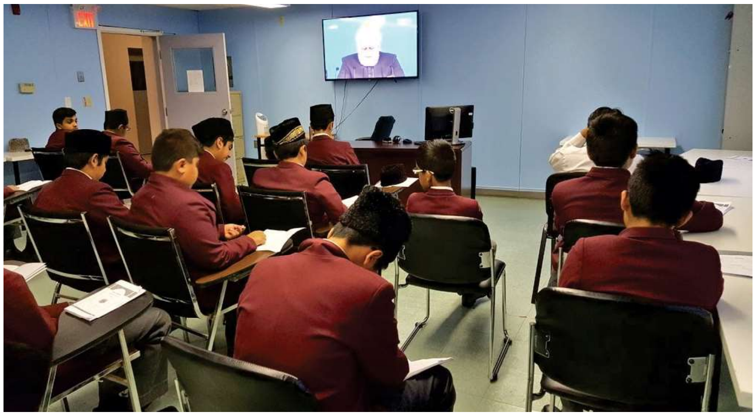

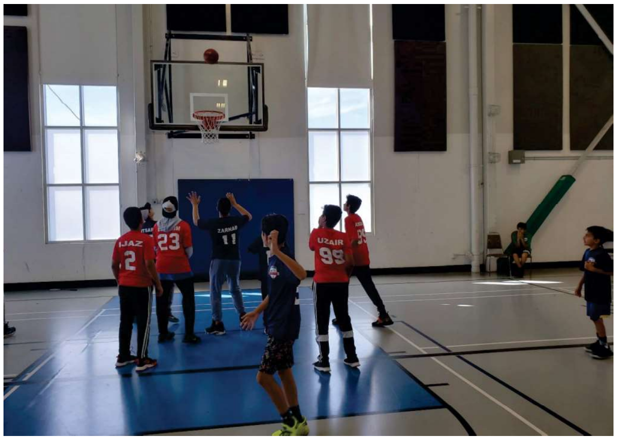
IJAZ
2
UZAIR
99

TARIQ
23

KHAQAN A.
14
MUDDABIR
13

POLICE

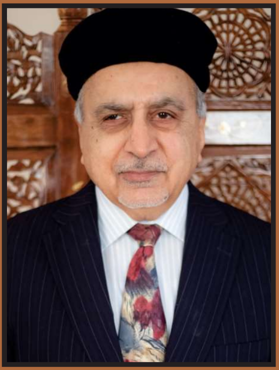

# چھٹی سالانہ قرآن کریم اور سائنس کانفرنس ونمائش

## کینیڈااور امریکہ کے 20 دانشوروں نے تحقیقی مقالہ جات پیش کئے

## صوبائی اور وفاقی قائدین کی شرکت اور خطاب

نمائندہ خصوصی: محمد اکرم یوسف

24 نومبر 2019ء مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں جماعت احمدیہ کینیڈا کے شعبہ تعلیم کے زیر اہتمام چھٹی سالانہ قرآن کریم اور سائنس کانفرنس اور نمائش منعقد کی گئی، جس میں کینیڈا اور امریکہ سے تشریف لائے ہوئے معروف سائنسدانوں، ریسرچ سکالرز اور دانشور حضرات وخواتین شامل ہوئے۔

اس کانفرنس میں ہر سال مسلمانوں کے مقدس صحیفہ میں چُھپے خزائن کی تلاش وتحقیق پر مبنی جدید علوم کو روشناس کیا جاتا ہے، اور وسیع افکار پر محیط مضامین جس میں فزکس، کیمسٹری، بیالوجی، اجرام فلکیات، طِب اور انجینئرنگ وغیرہ کے موضوعات شامل ہیں، پر گفتگو ہوتی ہے۔

### پہلا حصہ

اِس انتہائی معلوماتی مجلس کے پہلے حصہ کا آغاز صبح دس بجے قرآن کریم کی سورۃ الانعام کی آیات نمبر 98 تا 100 کی تلاوت سے ہوا، اِس حصہ کی صدارت نیشنل سیکرٹری تعلیم ڈاکٹر حمید احمد مرزا صاحب نے کی۔ آپ نے اپنے افتتاحی خطاب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آج سے پندرہ سو سال قبل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن پاک کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ یہ مقدس کتاب ہر شخص کو غور وفکر کی دعوت دیتی ہے، قرون اولیٰ کے مسلمانوں نے اِس کی تعلیمات پر عمل کرکے آسمان کی رفعتوں کو چھولیا اور قرآن کریم میں مخفی علوم وفنون کی دریافت سے جدید سائنسی ایجادات کا پیش خیمہ بنے۔ اِس کانفرنس کا مقصد مفکرین کو قرآن کریم کے مطالعہ کے ذریعہ اس میں چھپے رازوں کو افشا کرنے کی دعوت دینا ہے۔ اس کانفرنس کے شرکاء قرآن کریم کے گہرے مطالعہ سے ہمیں نہ صرف جدید علوم وفنون سے متعارف کروائیں گے بلکہ مزید تحقیق کی وسعتوں کی طرف راہنمائی بھی کریں گے۔

دن بھر کی اِس کانفرنس میں چار سو سے زائد احباب وخواتین شامل ہوئے، اِس کے علاوہ آن لائن سٹریم کے ذریعہ تقریباً 1400 افراد نے اِس کانفرنس کو دیکھنے اور سننے کے ساتھ انٹرنیٹ کے ذریعہ سوال وجواب میں حصہ لیا۔

پروگرام کو کھانے اور چائے کے وقفوں کے ساتھ چار حصوں میں تقسیم کیا گیا تھا۔ ہر حصہ میں چار یا پانچ مقالہ جات پیش کئے گئے جن کا مختصر احوال درج ذیل ہے:

### محترم محمود اکبر صاحب

محترم محمود اکبر صاحب پیٹرولیم جیالوجسٹ اور ملٹی فزکس محقق ہیں۔ آپ نے اپنے مقالہ میں قرآن کریم کے دعویٰ ”پہاڑ، بادلوں کی مانند حرکت کرتے ہیں“، کے موضوع پر اپنا تحقیقی مضمون پیش کیا۔ آپ نے کہا کہ قرآن کریم سطح زمین کی مختلف مادی ہیئتوں اور اشکال کی بات کرتا ہے، انہوں نے بتایا کہ سطح زمین پر نظر آنے والے پہاڑ بسیط جغرافیائی خطوں سے جڑے ہوئے ہیں اور یہ خطے پہاڑوں سمیت مستقل جنبش میں ہیں۔

### محترم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب

محترم ڈاکٹر سید محمد اسلم داؤد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا جو پیشہ کے اعتبار سے طبی معالج ہیں اور انسانی فلاحی خدمات ا ن کا طرہ امتیاز ہے۔ آپ نے قرآن کریم میں لفظ ”دل“ اور ”دماغ“ کے استعمال پر اپنا تحقیقی مقالہ پڑھا۔ آپ نے کہا کہ اِن الفاظ کا قرآن کریم میں سو سے زائد مرتبہ ذکر کیا گیا ہے، بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں الفاظ متبادل کے طور پر استعمال ہوئے ہیں لیکن کامل صورت میں استعمال بہت واضح دکھائی دیتا ہے۔

### محترم ڈاکٹر محمد البراقی صاحب

محترم ڈاکٹر محمد البراقی کا تعلق امریکہ سے ہے۔ آپ شہد کی مکھی کی ریسرچ پر خصوصی مہارت رکھتے ہیں، آپ نے قرآن کریم کی روشنی میں شہد کی مکھی کے طور طریق اور عملی ارتقا پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ آپ نے ان عناصر کی بابت خصوصیت سے گفتگو کی جو شہد کی مکھی کو اپنے فطرتی لائحہ عمل سے باز رکھنے میں سنگین رکاوٹ کا باعث ہیں۔

### محترمہ ڈاکٹر ملیحہ قاضی صاحبہ

محترمہ ڈاکٹر ملیحہ قاضی صاحبہ بائیوکیمسٹ ہیں اور قرآن کریم کے علوم کی روشنی میں بائیومیڈیکل سائنس پر تحقیق میں مشغول ہیں۔ آپ نے کینسر کی امینوتھیراپی پر اپنا مقالہ پیش کیا۔ آپ نے بتایا کہ کینسر کے علاج میں امینوتھیراپی میں ہونے والی حالیہ ترویج اور ترقی سے اس عمومی تصور کو بڑی تقویت ملتی ہے کہ ہر بیماری کا علاج موجود ہے۔

### محترم ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب

محترم ڈاکٹر مرزا محی الدین صاحب زرعی سائنسدان ہیں، اپنا تحقیقی مقالہ پیش کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ تمام کینیڈینز پر ان کی زندگی میں ذہنی عارضہ بالواسطہ اثر انداز ہوتا ہے۔ درحقیقت تمام انسان مختلف اقسام کے دباؤ اور کھچاؤ کا شکار ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنے مقالہ میں واضح کیا کہ قرآن کریم کو سمجھتے ہوئے افسردگی/نقاہت سے کیسے نجات حاصل کی جاسکتی ہے۔

### محترم ڈاکٹر طٰہٰ نذیر صاحب

محترم ڈاکٹر طٰہٰ نذیر صاحب مائیکرو بیالوجسٹ ہیں، آپ کا نظریہ تھا کہ مائیکرو بیالوجی، بائیوٹیکنالوجی اور مالیکیولر بیالوجی میں ترقی پذیر ٹیکنالوجی کو امکانی حد تک قرآن کریم کے اِلہامات کی روشنی میں بیان کرنا چاہئے جو تمام جدید ایجادات کی معقول اخلاقی اور فلسفیانہ تشریح ہے۔

### محترم منصور چغتائی صاحب

محترم منصور چغتائی صاحب پیشہ ور انجنیئر ہیں، آپ نے اپنے مقالہ میں ان الزامات کی تردید کی کہ قرآن کریم میں سائنسی غلطیاں ہیں، انہوں نے تفصیلاً بیان کیا کہ قرآن کریم پر اٹھنے والے تمام اعتراضات سے کیسے باخبر رہنا چاہئے اور ان جھوٹے الزامات کا سائنسی اور عالمانہ انداز میں کیسے جواب دینا چاہئے۔

## محترم ڈاکٹر قاسم فرح صاحب

محترم ڈاکٹر قاسم فرح صاحب Marine Environmental Policy on Sustainability میں پی ایچ ڈی ہیں۔آپ نے قرآن کریم کے حوالے اور سائنسی نقطۂ نظر سے پانی کے اوصاف پر اپنا مقالہ پیش کیا۔انہوں نے نمکین پانی اور تازہ پانی کے باہمی تعامل پر گفتگو کی۔آپ نے سمندری پانی کی اصل قدر بیان کی اور بتایا کہ افراد، خاندان، آبادیاں اور اقوام کس طرح ان پانیوں سے خوشحالی حاصل کر سکتے ہیں۔آپ نے قرآن کریم کی ان پیش گوئیوں کا حوالہ دیا جن میں موجودہ دور میں سمندروں پر قبضہ کی باتیں ہورہی ہیں اور یہ خدشہ ہے کہ سمندری پانی جہنم کے شعلے اگلے گا۔

## محترم فرحان کھوکھر صاحب

محترم فرحان کھوکھر صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے اپنے مضمون میں سماجی اعتبار سے بہترین معاون حالات اخذ کرنے کے لئے مشاہدہ اور معلوم واقعات کی بنیاد پر شادی شدہ اور غیر شادی شدہ جوڑوں کا تجزیہ پیش کیا، انہوں نے بتایا کہ قرآن کریم شادی کے رواج کو کس طرح معاشرہ کا بنیادی اصول سمجھتا ہے، انہوں نے خاندانوں کے ٹوٹنے سے معاشی اثرات کا ذکر کیا اور غیر شادی شدہ جوڑوں اور شادی شدہ جوڑوں کے رویہ کے سوسائٹی پر اثرات کا موازنہ پیش کیا۔

## محترمہ ڈاکٹر ماریہ احمد صاحبہ

محترمہ ڈاکٹر ماریہ احمد صاحبہ Beatrice Hunter Cancer Research Institute کی ممبر ہیں۔آپ نے صحت اور تندرستی کے لئے جدید بائیومیٹریل کے اطلاق کا نظریہ پیش کیا اور اسے قرآن کریم کی تعلیمات سے مربوط کیا۔

## محترم ڈاکٹر عامر منہاس خان صاحب

محترم ڈاکٹر عامر منہاس خان صاحب یارک یونیورسٹی میں طبی تحقیق میں مصروف ہیں، آپ نے قرآن کریم کی تعلیمات کی روشنی میں وسیع پیمانے پر گرافین Graphene تیار کرنے کا طریقہ پیش کیا۔

## محترم وقاص علی حیدر صاحب

محترم وقاص علی حیدر صاحب میٹریل سائنس میں پی۔ایچ۔ڈی کے طالب علم ہیں۔آپ نے قرآنی احکام کی روشنی میں ماحولیات کی پاکیزگی اور قدرتی وسائل کے خیال کے لئے انرجی کے ذخیرہ کرنے کے پختہ نظام پر اپنا مقالہ پیش کیا۔

## محترم ڈاکٹر حمید مرزا صاحب

محترم ڈاکٹر حمید مرزا صاحب Metal-Organic Chemistry میں پی۔ایچ۔ڈی ہیں اور یارک یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔

آپ نے ٹھوس اجزاء، ان کے استعمال کے ساتھ قرآن کریم کے تعلق پر اپنا مقالہ پڑھا۔انہوں نے خوراک اور انسانی نمونوں میں ٹھوس اجزاء کے رجحان کا سراغ لگانے میں مزید ترقی پر اپنی تحقیق بیان کی۔

## محترم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب

محترم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب جماعت احمدیہ امریکہ کے نائب امیر ہیں۔آپ نے کانفرنس کا کلیدی مقالہ 'سائنس اور خدا' کے موضوع پر پڑھا اور سائنسی طریق سے خدا کی تلاش پر گفتگو کی۔انہوں نے بتایا کہ خدا سے تعلق قائم کرنے اور خدا کے وجود کا مستقل احساس ذہن میں رکھنے سے ہم یہ اندازہ کر سکتے ہیں کہ خدا کیسا ہے یا اِس بات کو بنیاد بنا کر کہ خدا ہی ہر چیز کا خالق ہے اور خدا کی بنائی ہوئی ہر چیز اس کی فطرت اور اس کی انفرادیت کا پتہ دیتی ہے۔

## محترمہ ڈاکٹر شازیہ منان صاحبہ

محترمہ ڈاکٹر شازیہ منان صاحبہ بائیوکیمسٹری اور مالیکیولر بیالوجی میں اسپیشلسٹ ہیں۔آپ نے قرآن کریم میں پندرہ سو سال پہلے بیان فرمودہ مائیکر بیالوجی اور تنوع کے بارہ میں بات کرتے ہوئے کہا کہ سائنسی دنیا میں اس کی دریافت اب ہو رہی ہے۔انہوں نے چاول کے ذریعہ جراثیم پر مبنی ایک کیس سٹڈی کا ذکر بھی کیا۔

## محترم ڈاکٹر توصیف خان صاحب

محترم ڈاکٹر توصیف خان صاحب Epidemiologist ہیں اور یونیورسٹی آف ٹورانٹو میں تحقیق کا کام کر رہے ہیں۔آپ نے شہد میں شکر کے غیر معمولی اجزاء پر اپنا مقالہ پڑھا، اور اپنی تحقیق کو قرآن کریم کے اِس دعویٰ سے مربوط کیا کہ بہت سی امراض کی شہد میں شفا موجود ہے۔

محترم انصر رضا صاحب، آپ جماعت احمدیہ کینیڈا میں تدریس و تحقیق کے حوالہ سے جانے جاتے ہیں۔آج کل آپ سکار برو میں مشنری کے طور پر خدمات بجالا رہے ہیں۔آپ نے اللہ تعالیٰ کی صفت ''المصور'' کی تفسیر بیان کرتے ہوئے قرآن کریم میں رنگوں کی سائنس پر انتہائی دلچسپ مقالہ پڑھا۔

## محترم ڈاکٹر الطاف قدیر صاحب

محترم ڈاکٹر الطاف قدیر صاحب یارک یونیورسٹی میں ریسرچ سکالر ہیں۔آپ نے تعلیم کی سائنس پر اپنا مقالہ پیش کیا۔آپ نے بتایا کہ قرآن کریم سوچ کو متعدد اقسام کی کڑیاں ملانے میں ہماری رہنمائی کا کام کرتا ہے، قرآن کریم وسیع پیمانہ پر عقلی دلائل، القاء اور تسلسل کی گہری سوچ کے ساتھ مخلوط علم کو جوڑنے، ترتیب و تشکیل دینے کی بصیرت عطا کرتا ہے۔

## محترم ڈاکٹر خضر کریم صاحب

محترم ڈاکٹر خضر کریم صاحب یونیورسٹی آف ٹورانٹو کے میڈیسن کے شعبہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔آپ نے جسمانی قابلیت کی خواندگی کے موضوع پر اپنا مقالہ پیش کیا۔

اور Mellitus Type 2 Diabetes ذیابیطس کی آن لائن معلومات کے قابل مطالعہ مواد کی قدر و قیمت کا تعین کیا۔

## محترم ڈاکٹر سلیمان احمد صاحب

محترم ڈاکٹر سلیمان احمد صاحب ماہر فلزیات ہیں۔آپ نے چٹانی ٹھوس مادہ کو ڈھلنے کے قابل دھاتوں کے بارہ میں اپنا مضمون پیش کیا اور واضح کیا کہ خام لوہے سے ڈھلنے کے قابل دھات کی شکل، پگھلانے کے عمل سے رونما ہوئی۔آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں انسان کو لوہے کی افادیت کے بارہ میں کس طرح بیان کیا ہے۔

معزز مہمانوں کے خطاب اور وزیر اعظم کینیڈا کا خصوصی پیغام

بہت سے معزز مہمان، مقامی اور وفاقی قائدین نے دوران کانفرنس تشریف لا کر کانفرنس کی کامیابی کے لئے اپنی نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

جن میں مندرجہ ذیل شامل ہیں:

Gagan Sikand MP
Mississauga

Natalia Kusendova MPP
Mississauga Centre

Kaleed Rasheed MPP

Mississauga East-Cooksville

Sheref Sabawy MPP
Mississauga-Erin Mills

Baljit Sikand - Community Elder

M. Irfan Malik - NGO

کانفرنس کے بارہ میں اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے ممبر پارلیمنٹ مِسس ساگا Natalia Kusendova نے کہا کہ مجھے آج جماعت احمدیہ کینیڈا کی منعقدہ چھٹی قرآن اور سائنس کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا ہے، مذہبی تنوع اور سب کا احترام کسی شہر میں رہنے پھلنے پھولنے اور خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔

کانفرنس کی کامیابی اور جماعت احمدیہ کینیڈا کی کوششوں کو سراہتے ہوئے سٹی کونسلروں، صوبائی اور وفاقی قیادت نے اپنی نیک خواہشات اور خیر سگالی کے پیغامات بھجوائے۔

وزیر اعظم کینیڈا رائٹ آنریبل جسٹن ٹروڈو نے کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد دیتے ہوئے اپنے پیغام میں کہا کہ مجھے یقین ہے کہ اس کانفرنس میں حاضرین علمی گفتگو سے استفادہ کریں گے۔

## محترم جمیل احمد صاحب

تقریب کے رابطہ کار محترم جمیل احمد صاحب نے کاروائی کے اختتام پر تمام رضا کاروں اور حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور کہا اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا کرے جن کی کوششوں نے اِس انتہائی مفید تقریب کو کامیاب بنایا۔

## محترم امیر صاحب کینیڈا کا اختتامی خطاب

محترم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں سائنس کے مطالعہ کے لئے قرآن کریم کے مطالعہ کی اہمیت پر زور دیا، انہوں نے فرمایا کہ میں نے آج پڑھے گئے مقالہ جات سے بہت لطف اٹھایا ہے اور امید کرتا ہوں کہ تمام حاضرین بھی اس سے محظوظ ہوئے ہوں گے۔ ایک عربی شعر کا ترجمہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم میں ہر نوع کے علوم موجود ہیں، رکاوٹ صرف ہماری سمجھ کی ہے۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ ایک وہ دور تھا جب مسلمانوں نے قرآن کریم کے گہرے مطالعہ سے عظیم سائنسی ترقیات حاصل کیں، اللہ تعالیٰ کرے کہ وہ زمانہ جلد دوبارہ واپس آجائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں قرآن کریم سے نہ صرف خدا تعالیٰ کے فضلوں کو تلاش کرنا چاہئے بلکہ تمام معاملات میں راہنمائی کے لئے رجوع کرنا چاہئے جس میں سائنس اور ٹیکنالوجی بھی شامل ہے۔

اِس کانفرنس کے تمام مقالہ جات اور مکمل کاروائی www.QuranAndScience.org پر دیکھی اور سنی جاسکتی ہے۔

# جماعت احمدیہ کینیڈا کے نیک، صالح اور دعا گو بزرگ مکرم عبداللطیف شرما صاحب وفات پا گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دی جاتی ہے کہ جماعت احمدیہ وان ساؤتھ کے مخلص اور فدائی مکرم عبداللطیف شرما صاحب 13 دسمبر 2019ء کو 88 سال جب کہ عملاً 93 سال کی عمر میں چلتے پھرتے بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

15 دسمبر کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب، مربی سلسلہ وان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اگلے روز 16 دسمبر کو نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر شدید سردی کے باوجود کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی ان کے بڑے صاحبزادے مکرم رضوان لطیف شرما صاحب کیلگری سے آئے اور تجہیز و تکفین میں شمولیت کی۔

آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی حضرت عبدالرحیم شرما رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کے صاحبزادے تھے۔

بچپن قادیان میں گزارا۔ خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور خاص طور پر حضرت مرزا شریف احمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے سے بہت گہرا تعلق تھا۔ خاندان کے بعض بچوں کو مرحوم کی والدہ کو دودھ پلانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایں سعادت بزور نیست!

نیز آپ کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے کلاس فیلو تھے۔

قادیان اور خاندان کے ایمان افروز واقعات کے بارہ میں آپ کا حافظہ بلا کا تھا۔ لوگوں کو ایسے چشم دید واقعات اکثر سنایا کرتے تھے جو مدون کئے جا رہے ہیں۔

مرحوم کے بڑے بھائی مکرم مولانا عبدالکریم شرما صاحب ابتدائی مبلغین میں سے تھے جنہوں نے تبلیغی میدان میں مثالی قربانیاں پیش کیں۔

مرحوم کو پاکستان اور کینیڈا میں مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ دارالقضاء کینیڈا کے ابتدائی قاضیوں میں سے تھے۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، نیک، صالح، منکسر المزاج، شریف النفس، سادہ طبیعت، درویش صفت، ہمدرد و خیر خواہ، غریب پرور، وضعداری اور رکھ رکھاؤ میں رچے بسے، نہایت مخلص اور دعا گو بزرگ تھے۔ ہمہ وقت زیر لب تسبیح وتحمید اور دعاؤں میں مصروف رہتے تھے۔ طبیعت میں عجز و نیاز، گداز، گریہ، تضرع، رقت اور آنکھیں پُرنم رہتیں۔

مرحوم ہمہ وقت داعی اللہ تھے۔ ہر وقت آپ کے ذہن پر تبلیغ کی دھن سوار تھی۔ آپ عموماً احمدیہ بک سٹور سے قرآن کریم کے چند نسخے اپنی جیب سے خریدتے، ہفتہ اور اتوار کے روز فلی مارکیٹ میں تبلیغی لٹریچر اور قرآن مجید غیر از جماعت دوستوں کو دیتے۔

شرما صاحب کا نظام جماعت، خاندان مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خلافت سے غیر معمولی طور پر صدق و وفا، اخلاص اور محبت کا تعلق تھا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے آپ کو سعادت مند اور خدمت گزار اولاد سے نوازا۔ آپ اپنے صاحبزادے مکرم عمران لطیف شرما صاحب کے ہاں ہی قیام پذیر رہے۔ اس لحاظ سے مکرم عمران لطیف شرما صاحب، اُن کی بیگم محترمہ فوزیہ شرما صاحبہ اور اُن کے بچوں کو مرحوم کی خاص طور پر غیر معمولی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ اِن سب کو جزائے جزیل عطا فرمائے۔

آپ نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم رضوان لطیف شرما صاحب کیلگری، مکرم عمران لطیف شرما صاحب وان، مکرم ریحان لطیف شرما صاحب وان، محترمہ عائشہ شرما صاحبہ بہو کیلگری اور محترمہ فوزیہ شرما صاحبہ بہو وان یادگار چھوڑے ہیں۔ ان کے علاوہ مرحوم کے اور بھی بہت سے اعزا و اقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم عبداللطیف شرما صاحب کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے، پسماندگان کو اپنے خاندان اور شہیدوں کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

No Flaws in God's Creation

Dr. Mohammed ASLAM DAUD
Dr. Hameed MIRZA
CHAIR
Dr. Mohamed ALBURAKI
6th Holy Qur'an and Science Conference

The Holy Qur'an
Guidance for Mankind
PROPHECIES

No Flaws in God's Creation
Baitul Hamd Mosque
6th Holy Qur'an and Science Conference

6th Holy Qur'an and Science Conference

Baitul Hamd Mosque
6th Holy Qur'an and Science Conference

Baitul Hamd Mosque
6th Holy Qur'an and Science Conference

Waqas Ali HAIDER
Dr. Syed Waseem AHMAD
CHAIR

Baitul Hamd Mosque
6th Holy Qur'an

Baitul Hamd Mosque

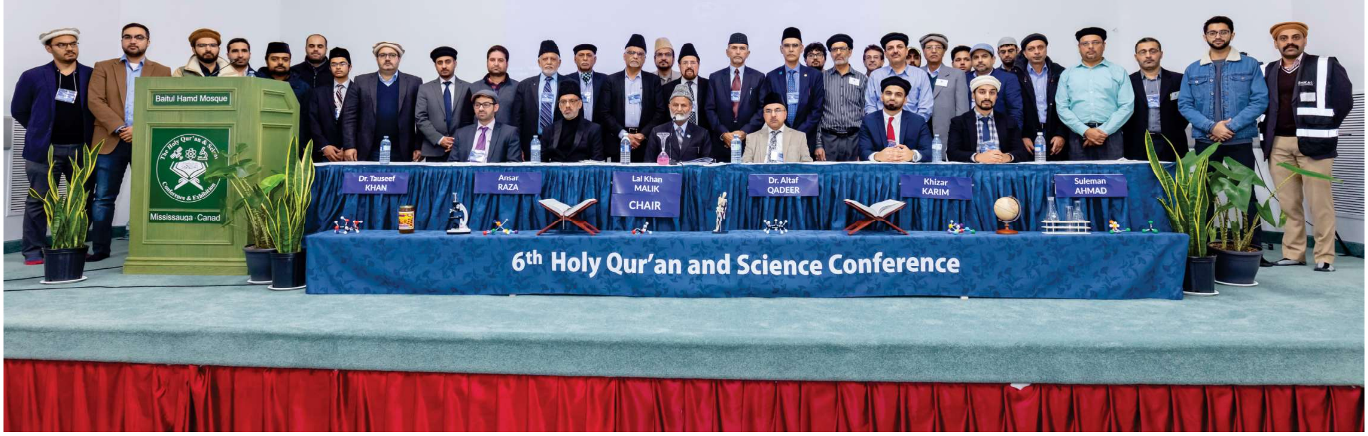
Baitul Hamd Mosque
Dr. Tauseef KHAN
Ansar RAZA
Lal Khan MALIK
CHAIR
Dr. Altaf QADEER
Khizar KARIM
Suleman AHMAD
6th Holy Qur'an and Science Conference

# جماعت کینیڈا کی مساعی کا مختصر تذکرہ

## رپورٹ اجلاس عام حلقہ وان نارتھ

حلقہ وان نارتھ کا اجلاس مورخہ 12 اکتوبر 2019ء بروز ہفتہ شام پانچ بجے ویلوروبلج کمیونٹی سینٹر وڈ برج میں منعقد ہوا۔ جس کی صدارت مکرم محمد افضال بجہ صاحب صدر حلقہ نے کی۔

اجلاس کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم زراب بھیجل صاحب نے کی۔ ان آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم اذان علی ملک صاحب اور اردو ترجمہ مکرم عارف جاوید صاحب نے پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم آصف محمود صاحب نے نظم پیش کی۔ جس کا انگریزی ترجمہ مکرم لبید رشید صاحب نے پیش کیا۔

بعدہ مکرم صدر صاحب نے اجلاس کے ایجنڈے کے بارہ میں مختصراً بتایا۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم مولانا نوفل بن زاہد صاحب مربی سلسلہ وان کی تھی۔ آپ نے تربیتی امور کے متعلق احباب جماعت کو توجہ دلاتے ہوئے خصوصاً باجماعت نمازوں کی ادائیگی کے لئے مسجد آنے کی تلقین کی۔ اور اس کی اہمیت اور افادیت پر روشنی ڈالی۔

بعدہ مکرم غلام احمد عابد صاحب سیکرٹری تربیت نے نمازوں سے متعلق ایک جائزہ پیش کیا اور کہا کہ وان امارت میں ہمارا حلقہ مسجد بیت الاسلام کے قریب ترین ہے اس لئے یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ مسجد کو زیادہ سے زیاد آباد کریں۔ لیکن ہماری حاضری اطمینان بخش افزا نہیں۔ اس لئے ہمیں اپنے جائزے لینے چاہئیں اور گھر کے افراد کو اپنے ساتھ نمازیں ادا کرنے کے لئے مسجد میں تشریف لانا چاہئے۔ تا کہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن سکیں۔

مکرم عابد صاحب نے بتایا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطابات کا بڑا حصہ تربیتی امور پر ہوتا ہے اور ان میں سے بھی بڑا حصہ نمازوں کو مسجد میں آکر ادا کرنے کے بارہ میں ہوتا ہے۔ اس لئے ہمیں اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔

ان کے بعد مکرم چوہدری انیس محمود کاہلوں صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض صحابہؓ کے چند ایمان افروز واقعات سنائے جن سے یہ عیاں ہوتا ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم فنا فی اللہ ہو کر زندگیاں گزارتے تھے اور امامِ وقت کی کامل اطاعت کا اعلیٰ نمونہ پیش کرنے والے تھے۔ ان کی زندگیاں ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں۔

پھر مکرم غلام رسول صدیقی صاحب نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ غیر احمدیوں کی جس مسجد میں وہ ایک عرصہ سے نماز ادا کرتے تھے آخر کس طرح ان کو مسجد میں آنے سے روک دیا گیا۔

ہر دو تقاریر کا انگریزی ترجمہ مکرم طارق نسیم صاحب جنرل سیکرٹری نے احباب کے سامنے پیش کیا۔

آخر میں دعا کے ساتھ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس کی حاضری 102 تھی۔

حاضرین کی خدمت میں بعد میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

(رپورٹ گلفام بجیل سیکرٹری اشاعت حلقہ وان نارتھ)

(تصاویر: مکرم میاں ندیم محمود صاحب)

## جماعت احمدیہ نیو مارکیٹ کی مختصر مساعی

خدا تعالیٰ کے فضل سے 2019ء میں پہلی مرتبہ نماز عیدالفطر اور نماز عیدالاضحیٰ نیو مارکیٹ جماعت میں ادا کی گئی۔ خاکسار نے مکرم عطاء القدوس صاحب صدر رچمنڈ ہل جماعت سے مل کر دونوں جماعتوں کے اکٹھا نماز عیدین پڑھنے کی تجویز پیش کی۔

چنانچہ مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا سے اجازت کی درخواست کی گئی۔ الحمد للہ آپ نے بخوشی اجازت مرحمت فرمادی۔

اس طرح نماز عیدالفطر کا اجتماع مورخہ 5 جون بروز بدھ اور نماز عیدالاضحیٰ مورخہ 11 اگست بروز اتوار بمقام نیو مارکیٹ کمیونٹی سنٹر ڈاؤن ٹاؤن میں صبح دس بجے منعقد ہوا۔

عیدالفطر کے موقع پر دونوں جماعتوں کی مجموعی حاضری 225 تھی۔

مکرم مولانا آصف خان صاحب مربی سلسلہ نے نماز پڑھائی اور خطبۂ عید ارشاد فرمایا جس میں آپ نے رمضان المبارک کے روزوں کی فضیلت پر روشنی ڈالی اور اس بابرکت مہینہ سے حاصل ہونے والی جملہ برکات کو جاری وساری رکھنے کی تلقین کی۔

اسی طرح عیدالاضحیٰ کے موقع پر دونوں جماعتوں کی مجموعی حاضری 235 تھی۔

مکرم مولانا آصف خان صاحب مربی سلسلہ نے نماز پڑھائی اور خطبۂ عید ارشاد فرمایا جس میں آپ نے قربانی کے مضمون کو احسن طریق سے اردو اور انگریزی میں بیان کیا۔ اور آج کے دور میں جن قربانیوں کی ضرورت ہے اس پر روشنی ڈالتے ہوئے احباب جماعت کو تلقین کی۔

دونوں مواقع پر افراد جماعت کی خدمت میں ریفریشمنٹ پیش کی گئی۔

تمام انتظامات کو احباب جماعت نے بہت پسند کیا اور انتظامی طور پر مکرم صدر صاحب رچمنڈ ہل نے مکمل تعاون فرمایا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے ہماری ان کاوشوں میں برکت ڈالے۔ آمین

(رپورٹ: کامران احمد کاہلوں صدر جماعت احمدیہ نیو مارکیٹ)

حلقہ وان نارتھ کی چند جھلکیاں

نیو مارکیٹ جماعت کی چند جھلکیاں

# اعلانات

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔ نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔ براہ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون یا سیل نمبر ضرور لکھیں

## دعائے مغفرت

### ☆ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ

22 نومبر 2019ء کو محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ احمد صاحب مرحوم سپرنگ ویلی جماعت 96 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔24 نومبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔25 نومبر کو نیشنل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے دعا کرائی۔

مرحومہ نیک صالح،صوم وصلوٰۃ کی پابند، دعا گو بزرگ خاتون تھیں۔ آپ کا خلافت سے صدق ووفا اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم نوید احمد صاحب سپرنگ ویلی، تین بیٹیاں محترمہ روبیلہ نسرین صاحبہ امریکہ، محترمہ امۃ الباری صاحبہ اوک ول اور محترمہ ثمینہ یاسمین سارہ صاحبہ یوکے یادگار چھوڑی ہیں۔

### ☆ محترمہ امامہ صدیقی صاحبہ

25 نومبر 2019ء کو محترمہ امامہ صدیقی صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر مصباح الدین صدیقی صاحب مرحوم ویسٹن ازلنگٹن 87 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

27 نومبر کو مسجد بیت الحمد میں نماز عشاء کے بعد مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تربیت و وقفِ جدید نو مبائعین نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

28 نومبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین کے بعد مکرم مولانا عمران الحق بھٹی صاحب مربی ٹورانٹو ویسٹ نے دعا کرائی۔ شدید سردی کے باوجود ہر دو مواقع پر کثیر تعداد میں عزیزوں اور احباب جماعت نے شرکت کی۔

آپ حضرت پروفیسر سید ابوالفتح محمد عبدالقادر بھاگل پوری رضی اللہ تعالیٰ کی صاحبزادی، مکرم پروفیسر سید عباس بن عبدالقادر صاحب شہید اور مکرم پروفیسر ڈاکٹر سید عقیل بن عبدالقادر صاحب شہید کی ہمشیرہ تھیں۔حضرت سیدہ سارہ بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حرم حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ان کی حقیقی پھوپھی تھیں۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، ہمدرد وخیر خواہ، غریب پرور، درویش صفت، سادہ، صلہ رحمی کرنے والی دعا گو خاتون تھیں۔ آپ کا کتب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا گہرا مطالعہ تھا، اردو، عربی اور فارسی پر عبور تھا اور علم دوست خاتون تھیں۔ مختلف حیثیتوں سے لجنہ اماء اللہ کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے صدق ووفا اور محبت کا گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم ڈاکٹر محی الدین صدیقی صاحب لاہور، مکرم منہاج الدین شافع صاحب ٹورانٹو ویسٹ، چار بیٹیاں محترمہ عائشہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم سید عارف رشید صاحب امریکہ، محترمہ یسریٰ قمر صاحبہ اہلیہ مکرم حارث بن ابرہیم صاحب بریمپٹن ایسٹ، محترمہ صفورہ صدیقی صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب ٹورانٹو ویسٹ، محترمہ مہر بلقیس صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب بریمپٹن ایسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔ان کے علاوہ مرحومہ کے بہت سے اعزا و اقارب کینیڈا میں مقیم ہیں۔

### ☆ محترمہ مکھہ بی بی صاحبہ

28 نومبر 2019ء کو محترمہ مکھہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم فیروز دین صاحب مرحوم، ہارٹ لیک 88 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

29 نومبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم سید محمد احسن گردیزی صاحب ایڈیشنل سیکرٹری تربیت ووقف جدید نومبائعین جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ نماز جمعہ کے فوراً بعد بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا شاہ رخ عابد صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن ویسٹ نے دعا کرائی۔

مرحومہ نیک، صالح صوم وصلوٰۃ کی پابند، ہمدرد وخیر خواہ، نہایت سادہ، مخلص اور دعا گو تھیں۔ آپ، مکرم محمد شاہد صاحب شہید مسجد دارالذکر لاہور کی دادی تھیں۔ مرحومہ کو خلافت سے والہانہ عقیدت اور محبت تھی۔

مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم محمد شفیع صاحب بریمپٹن ویسٹ، چار پوتے مکرم محمد ساجد صاحب، مکرم محمد سجاد صاحب، مکرم محمد سعید صاحب، مکرم محمد شعیب صاحب اور دو پوتیاں محترمہ امۃ الوسیم صاحبہ اور محترمہ شاہدہ پروین صاحبہ، بریمپٹن ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

### ☆ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب

29 نومبر 2019ء کو چوہدری عبدالرشید صاحب وان جماعت 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ یکم دسمبر کو مسجد بیت الاسلام میں نماز مغرب کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 2 دسمبر کو نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔ ہر دو مواقع پر شدید سردی کے باوجود کثیر تعداد میں دوستوں نے شرکت کی ان کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالمجید طاہر صاحب جرمنی سے آئے اور تجہیز وتکفین میں شمولیت کی۔ مرحوم مکرم چوہدری اللہ بخش صاحب المعروف زراعتی ماسٹر کے سب سے بڑے صاحبزادے تھے۔ مرحوم کو مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک، صالح، ہمدرد اور خیر خواہ تھے۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق تھا۔

آپ نے پسماندگان میں چار بیٹے مکرم عبدالعزیز چوہدری صاحب وان، مکرم چوہدری عبدالوحید صاحب جرمنی، مکرم چوہدری عبدالباسط صاحب بریڈفورڈ، مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب یوکے، ایک بیٹی محترمہ وسیمہ رشید صاحبہ ٹورانٹو ویسٹ، ایک بھائی مکرم عبدالمجید طاہر جرمنی، دو بہنیں محترمہ امۃ الحمید صاحبہ پاکستان اور محترمہ امۃ الرشید صاحبہ وان یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم اور بھی اعزا واقارب ٹورانٹو میں مقیم ہیں۔

### ☆ محترمہ نصرت سرور صاحبہ

9 دسمبر 2019ء کو محترمہ نصرت سرور صاحبہ اہلیہ مکرم محمد سرور صاحب بریمپٹن ویسٹ جماعت 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

10 دسمبر کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز عشاء کے بعد مکرم مولانا صادق احمد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔

11 دسمبر کو بریمپٹن میموریل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم مولانا حافظ عطاء الوہاب صاحب مربی سلسلہ بریمپٹن ایسٹ نے دعا کرائی۔ مرحومہ، مکرم چوہدری عبدالحمید گھمن صاحب کی صاحبزادی اور حضرت چوہدری غلام محمد گھمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیالکوٹ کی پوتی تھیں۔ آپ نیک، صالح، ہمدرد، خیرخواہ اور مخلص خاتون تھیں۔ آپ کا نظام جماعت اور خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم عرفان سرور صاحب، مکرم حسن سرور صاحب، چار بیٹیاں محترمہ بشریٰ سرور صاحبہ، محترمہ ناہید کوثر صاحبہ، محترمہ رخسانہ سرور صاحبہ، محترمہ فرزانہ سرور صاحبہ، دو بھائی مکرم صلاح الدین اختر صاحب، مکرم معراج خالد گھمن صاحب، دو بہنیں محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ پیری اور محترمہ بشریٰ خانم صاحبہ بریمپٹن ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

## نماز جنازہ غائب

مسجد بیت الاسلام میں مکرم مولانا امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ وان نے 29 نومبر 2019ء کو نماز جمعہ کے بعد درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

### ☆ مکرم صوفی محمد حفیظ صاحب

25 ستمبر 2019ء کو مکرم صوفی محمد حفیظ صاحب ربوہ 103 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ آپ حضرت غلام قادر ہرسیاں والے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پوتے تھے۔ نیک، صالح، تہجد گزار، مالی قربانیوں میں پیش پیش تھے۔ مرحوم، مکرم عبدالعزیز صاحب وان ایسٹ کے ماموں تھے۔

### ☆ محترمہ ناصرہ عزیز صاحبہ

14 اکتوبر 2019ء کو محترمہ ناصرہ عزیز صاحبہ اہلیہ مکرم عزیز الرحمٰن خالد صاحب نائب وکیل الاشاعت ربوہ 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ نیک، صالح، ہمدرد و خیرخواہ خاتون تھیں۔ خلافت سے وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو پانچ بچوں سے نوازا۔ مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب پیس ویلج کی والدہ اور مکرم حمزہ عبیدہ اللہ، جامعہ احمدیہ کینیڈا کی نانی تھیں۔

### ☆ محترمہ اقبال بیگم صاحبہ

17 اکتوبر 2019ء کو محترمہ اقبال بیگم صاحبہ ضلع نارووال 106 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، حضرت چوہدری غلام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہو اور مکرم چوہدری غلام اللہ صاحب کی اہلیہ تھیں۔ مکرم داؤد احمد مہار صاحب مخلص رضا کار شعبہ امور عامہ جماعت احمدیہ کینیڈا کی والدہ، مکرم مولانا عارف احمد مہار صاحب مربی سلسلہ اور مکرم رحمٰن مہار صاحب نیشنل ایڈیشنل سیکرٹری مال کینیڈا کی دادی تھیں۔

### ☆ مکرم شیخ عمر فاروق صاحب

26 اکتوبر 2019ء کو مکرم شیخ عمر فاروق صاحب لندن، 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ نیک، صالح اور تہجد گزار تھے۔ چندے بڑی باقاعدگی ادا کرتے تھے۔

پسماندگان میں اہلیہ محترمہ، ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، مکرم گل بخت رضا صاحب اور محترمہ فرینہ عاطف صاحبہ نیو مارکیٹ کے والد تھے۔

### ☆ مکرم مرزا خورشید احمد صاحب

27 اکتوبر 2019ء کو مکرم مرزا خورشید احمد لاہور، 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم، محترمہ مہوش عرفان صاحبہ پیس ویلج اور محترمہ کرن احسن صاحبہ پیری جماعت کے والد، محترمہ نصیرہ عمر صاحبہ، مکرم نسیم احمد مرزا صاحب کے بھائی، مکرم مرزا نسیم بیگ صاحب، مکرم مرزا ندیم بیگ صاحب، مکرم مرزا قمر بیگ صاحب مکرم نفیس بیگ صاحب مسس ساگا کے بہنوئی تھے۔

### ☆ مکرم محمد الدین بھٹی صاحب

27 اکتوبر 2019ء کو مکرم محمد الدین بھٹی صاحب ربوہ میں 80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ حضور انور کی اجازت دارالفضل بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ پنجاب یونی ورسٹی لاہور سے تعلیم حاصل کرنے کے فوراً بعد جماعت کو خدمات پیش کر دیں اور تادم حیات دفاتر تحریک جدید اور صدر انجمن میں کام کرتے رہے۔ مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار اور دعا گو بزرگ تھے۔ حضور انور نے 20 نومبر کو نماز ظہر سے پہلے مسجد مبارک اسلام آباد میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم، احمدیہ گزٹ کینیڈا کے مضمون نگار مکرم مولانا رانا غلام مصطفیٰ منصور صاحب مربی سلسلہ چکوال کے خسر محترم اور محترمہ صادقہ قانتہ صاحبہ کے والد محترم تھے۔

### ☆ مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب

30 اکتوبر 2019ء کو مکرم ڈاکٹر میاں محمد طاہر صاحب پورٹ لینڈ، امریکہ میں 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے دورہ امریکہ کے دوران ڈاکٹر صاحب مرحوم کے ہاں قیام فرمایا۔ 1947ء میں قادیان سے احمدیوں کی پاکستان ہجرت کے موقع پر آپ قادیان کی حفاظت پر متعین تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ہمدرد و خیرخواہ اور نہایت مخلص احمدی تھے۔ ایک اچھے شاعر اور ادیب تھے۔ احمدیہ گزٹ کینیڈا میں ان کے مضامین اور منظوم کلام شائع ہوتا رہا۔ آپ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کینیڈا کے بانی مبانی رکن، سابق امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی، کے صاحبزادے تھے۔ آپ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم میاں ہارون طاہر صاحب، مکرم میاں عرفان طاہر صاحب، چار بھائی مکرم محمد رشید میاں صاحب ٹورانٹو، مکرم منیر میاں صاحب مانٹریال، مکرم مسعود میاں صاحب لاس اینجلس، مکرم ڈاکٹر عباس میاں صاحب الباما امریکہ یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، محترمہ سلیمہ چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب مرحوم وان، کے خالہ زاد بھائی تھے۔

### ☆ مکرم افضل احمد خاں صاحب

31 اکتوبر 2019ء کو مکرم افضل احمد خاں صاحب کراچی، 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم نہایت مخلص، صوم وصلوٰۃ کے پابند، نیک، صالح تھے۔ خلافت سے گہری محبت اور عقیدت تھی۔ مرحوم، محترمہ ڈاکٹر مریم صاحبہ اہلیہ مکرم عاطف شیخ صاحب وان کے والد تھے۔

### ☆ مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب

06 نومبر 2019ء کو مکرم ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صاحب ربوہ

80 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔
آپ خدا تعالیٰ کے فضل سے 1/7 حصہ کے موصی تھے اور بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔ پنجابی کے مشہور شاعر تھے۔ ان کے کئی مشاعرے ایم ٹی اے پر نشر ہوئے۔ مرحوم، مکرم احمد لقمان صاحب پیس ویلیج کے والد تھے۔

### ☆ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ

08 نومبر 2019ء کو محترمہ سارہ بیگم صاحبہ حیدر آباد دکن 78 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم مشتاق احمد بشیر صاحب احمدیہ ابوڈ آف پیس کی خالہ تھیں۔

### ☆ محترمہ امۃ الصبوح صاحبہ

12 نومبر 2019ء کو محترمہ امۃ الصبوح صاحبہ لاہور میں 61 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ، مکرم چوہدری عزیز اللہ صاحب نائب امیر مقامی پیس ویلیج کی بھانجی تھیں۔

### ☆ محترمہ روشن آرا صاحبہ

12 نومبر 2019ء کو محترمہ روشن آرا صاحبہ اسلام آباد میں 67 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے 1/3 حصہ کی موصیہ تھیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئیں۔ آپ محترمہ مریم رحمٰن صاحبہ احمدیہ ابوڈ آف پیس کی والدہ تھیں۔

### ☆ محترمہ ثریا خانم صاحبہ

16 نومبر 2019ء کو محترمہ ثریا خانم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک الطاف الرحمٰن صاحب لاہور میں 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحومہ نے پسماندگان میں ایک بیٹا اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ، محترمہ نصرت جہاں صاحبہ مسس ساگا اور محترمہ مسرت جہاں صاحبہ اہلیہ گروپ کیپٹن (ر) مکرم ظفر احمد ندیم صاحب بریڈفورڈ کی والدہ تھیں۔

### ☆ محترمہ مختار بیگم بھٹی صاحبہ

20 نومبر 2019ء کو محترمہ مختار بیگم بھٹی صاحبہ کیلگری میں 91 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔
مرحومہ نے پسماندگان میں پانچ بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم طارق بھٹی صاحب اور محترمہ مبارکہ صدیقہ صاحبہ اہلیہ مکرم مکرم لیاقت راجپوت صاحب کیلگری کی والدہ تھیں۔

### ☆ مکرم چوہدری گلزار احمد صاحب

27 نومبر 2019ء کو مکرم چوہدری گلزار احمد صاحب فیصل آباد میں 86 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم، مکرم ڈاکٹر شہزاد نور صاحب وڈبرج کے تایا تھے۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ مذکورہ بالا مرحومین کی مغفرت فرمائے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے، ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور اپنے خاندان کی نیکیوں کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

## بقیہ از قرآن ہاتھ میں پکڑا "کافر" اور تیسری دنیا کی بہبود کا "فقیر"

طلباء اور طالبات کے علاوہ کویت کے دانشوروں اور میڈیا کے نمائندوں کا وہاں وہ اژدہام تھا کہ ہال میں تل دھرنے کو جگہ نہیں تھی۔ لوگ نیچے فرش پر بیٹھے ہوئے تھے اور باہر راہداریاں بھی جم غفیر سے پر تھیں۔"

"پروفیسر سلام کا وہ خطبہ تاریخی تھا۔ وہ ایک ایسے دردمند انسان کے قلب کی گہرائیوں سے نکلنے والی صدا تھی جس کا ذات خداوندی پر ایمان غیر متزلزل تھا اور جس نے اپنی پوری زندگی حصول علم اور فروغ علم کے لئے وقف کر دی تھی۔۔۔"

مزید لکھتے ہیں:

"انہوں نے اپنے کویتی سامعین کو جو دولت و ثروت اور وسائل سے مالا مال تھے، بالخصوص مخاطب کرتے ہوئے دردمندانہ اپیل کی۔۔۔ کہ وہ اپنے وسائل کو سائنس سے متعلق علوم کے میدانوں میں ریسرچ، تحقیق اور تجربے کے لئے Centres of Excellence بنانے کے لئے فراخدلی سے استعمال کریں، یہ اصرار انہوں نے الجیریا کے خطاب میں بھی کیا تھا، لیکن کویت میں اس اصرار میں بہت زیادہ دردمندی تھی۔۔۔"

"لیکن مردِ ناداں پر کلامِ نرم و نازک بے اثر اس وقت بھی تھا جب پروفیسر سلام اپنا دل نکال کر ان کے سامنے رکھ رہے تھے اور آج بھی ہے!"

کرامت غوری صاحب لکھتے ہیں کہ 1992ء میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی طرف سے ٹریسٹ (اٹلی) میں قائم کردہ انسٹیٹیوٹ کا سالانہ بجٹ دس ملین ڈالرز تھا جو صرف اٹلی کی حکومت فراہم کرتی تھی۔

"امیر کویت کے خصوصی احکامات پر عرصہ سے ایک ادارہ کویت سائنٹیفک ڈویلپمنٹ فنڈ کے عنوان سے کام کر رہا تھا۔ اس فنڈ کا سربراہ میرا قریبی شناسا تھا اور مجھے علم تھا کہ اس کے خزانے میں اربوں ڈالر جمع تھے لیکن سائنسی ریسرچ کے فروغ پر دھیلا بھی خرچ نہیں ہو رہا تھا"

المیہ دیکھئے آپ کو عالم اسلام کی علم سے دوری کی وجوہات کا بخوبی علم ہو جائے گا۔ کرامت غوری لکھتے ہیں:

"پروفیسر سلام تو بیچارے اپنا دل جلا کر اور کویتیوں اور دیگر مسلمانوں کو غیرت دلانے کی ناکام کوشش کر کے چلے گئے۔ لیکن اس کے چند ہفتے بعد۔۔۔ سائنٹیفک فروغ کے فنڈ کے سربراہ کو حکم دیا گیا کہ وہ اپنے وسائل میں سے پانچ سو ملین ڈالر امریکہ بہادر کی نذر کر دے تاکہ صدام حسین کے فتنہ کا تدارک ہو سکے۔"

آخر پر لکھتے ہیں کہ:

"میں نے اپنی پوری عملی زندگی میں ان دو حضرات حکیم سعید دہلوی مرحوم اور پروفیسر عبدالسلام سے زیادہ نیک نفس، خوش خلق اور فرشتہ سیرت انسان نہیں دیکھا۔۔۔ ان (پروفیسر سلام) کا المیہ میرے نزدیک یوں اور بھی دلدوز ہے کہ ملت مسلمہ میں علوم کے فروغ اور نشاۃ ثانیہ کا جو خواب وہ عمر بھر دیکھتے رہے، وہ ہنوز تشنۂ تعبیر ہے۔ عالم بالا میں ان کی روح شاید آج بھی بے چین ہو گی اور غالب کے اس شعر کی گردان کرتی ہو گی:

کون ہوتا ہے حریفِ مئے مردِ افگنِ عشق
ہے مکرر لبِ ساقی پہ صلا میرے بعد